Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ہفت روزہ

بدر BADR

قادیان

The weekly Qadian

شمارہ 25

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

20 شعبان 1435 ہجری 19 احسان 1393 ہش 19 جون 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

جماعت احمدیہ کے 125 ویں یوم تاسیس کے بابرکت موقع پر

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عربی زبان میں ولولہ انگیز پیغام عرب دوستوں کے نام

☆ حضور آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کلام فرمانے کی مہک سب جگہ پھیل گئی۔ ☆ آپ نے گزرے زمانے کی یاد تازہ فرمادی اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عید والے دن مسجد اقصیٰ میں عربی زبان میں ارشاد فرمودہ خطبہ الہامیہ یاد آ گیا۔

☆ جب آپ ''سیدی ومطاعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کے الفاظ ادا فرماتے تھے تو ان کا ہمارے دلوں پر غیر معمولی اثر ہوتا تھا۔

☆ ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی مخفی روح کے ذریعہ آسمان سے حضور انور کی تائید ہو رہی تھی اور حضور کی زبانی وہ روح بول رہی ہے۔

☆ جب آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربوں کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے تو میں نے کہا بالکل سچ ہے کہ عربوں کی اصلاح اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

☆ حضور کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ دلوں پر اس طرح گر رہے تھے جیسے شہد کے قطرے زبانوں پر گرتے ہیں۔

☆ حضور کے خطاب کی عظیم الشان تاثیر ظاہر ہوئی۔ اس نے ہر احمدی کے دل میں بلکہ ہر نیک فطرت شخص کے دل میں حضور انور کی محبت کو راسخ کر دیا۔

☆ حضور انور کا خطاب عربوں کے لئے ایک قیمتی تحفہ تھا جس نے ہر چھوٹے بڑے کے دل کو فرحتوں اور مسرتوں سے بھر دیا۔

☆ حضور انور کا یہ خطاب آپ کی قرآن کریم سے گہری وابستگی اور شدید محبت کا عکّاس ہے۔ ☆ آپ نے عربی زبان میں یہ خطاب فرما کر عربی زبان کی اور ہم عربوں کی عزت افزائی فرمائی ہے۔ ☆ آپ نے ہمارے سینے ٹھنڈے کر دیئے اور ہمارے سر فخر سے بلند کر دیئے۔

☆ اس خطاب نے ایک زلزلہ بر پا کر دیا ہے۔ اے خدا بیشمار دلوں کو اس طرف مائل کر دے۔

☆ اس دن احمدی عربوں کے لئے دو عیدیں تھیں۔ ☆ ہم اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تا اسلام کے غلبہ کا خدائی وعدہ پورا ہو سکے۔ ☆ آج عربی امت عزتوں کے بعد ذلتوں کی اتھاہ گہرائیوں میں گری ہوئی ہے۔ اب حضور انور کے خطاب نے اس امت کو دوبارہ عزت کی امید دلائی ہے۔

☆ دعا ہے کہ یہ دن اور یہ خطاب ساری دنیا کے لئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب ہو اور تمام لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

21، 22، 23 مارچ 2014ء کو قادیان دارالامان سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر خصوصی عربی پروگرام ''اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَاءِ جَاءَ الۡمَسِیۡحُ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ'' کی براہ راست نشریات۔ 23 مارچ کو حضور کا عربی زبان میں رُوح پرور خطاب اور اس پر عرب دوستوں کے تاثرات

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر یومِ مسیح موعودؑ کی مناسبت سے ایک پروگرام عربی زبان میں پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کا عنوان ''اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَاءِ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ'' تھا جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے قادیان سٹوڈیوز سے براہِ راست بذریعہ web stream 21 تا 23 مارچ 2014ء نشر ہوا۔ فالحمد للہ

علیٰ ذلك

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2014ء میں اس پروگرام کا اجمالی طور پر تذکرہ فرمایا تھا چنانچہ حضورِ انور ایدہ اللہ کی دعاؤں اور توجہ کے طفیل اس پروگرام کو نشر ہونے سے قبل ہی مقبولیت حاصل ہوگئی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عرب دنیا میں اس پروگرام کی تشہیر کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کبابیر کی جانب سے social media پر دیے جانے والے اعلان کو لاکھوں افراد ملاحظہ (hit) کر چکے تھے۔

سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جن جید علماء نے اس پروگرام میں شرکت کی ان میں سے محترم محمد شریف عودہ صاحب، محترم فلاح الدین عودہ صاحب اور محترم ایمن مالکی صاحب اس پروگرام میں شرکت کے لیے خصوصی طور پر کبابیر سے قادیان پہنچے جبکہ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب قادیان سے اس پروگرام کے پینل میں شامل ہوئے۔

نشریات

اس پروگرام کا دورانیہ پہلے دن یعنی 21 مارچ

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 23

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

قبل ازیں ہم یہ بیان کرچکے ہیں کہ صفی الرحمن مبارک پوری کی کتاب ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' میں کتر بیونت کرکے منصف نے اسے قسط وار شائع کرنا شروع کیا ہے۔

پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کے متعلق جو پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی تھی اس کے متعلق معترض نے اپنی کتاب میں کافی لمبی چوڑی خامہ فرسائی کی تھی۔ مگر منصف کے ایڈیٹر نے صرف چند لائنوں کو ہی اپنے اخبار میں جگہ دی۔ اور قینچی کچھ زیادہ ہی چل گئی۔

خدا کا تو انہیں کچھ خوف نہیں کیونکہ جھوٹ کی اشاعت پر کمر باندھ رکھی ہے۔ اپنے مصنوعی خداؤں کا ہی لحاظ کرلیا ہوتا کیونکہ جس جھوٹ کی اشاعت پر جناب مامور ہیں اسے من وعن شائع نہ کرنے سے بہرحال وہ تو خوش نہیں ہوں گے۔ یہی حال پیشگوئی دربارہ محمدی بیگم کا کیا۔ اس کے بھی ابتدائی دو صفحات چھوڑ دیئے۔ بہرحال ہمیں اس سے کچھ لینا دینا نہیں۔ ہمیں تو اس دجل کا پردہ چاک کرنا ہے جو ''منصف'' نے اپنی اور سادہ لوح مسلمانوں کی عقلوں پر ڈال رکھا ہے۔

پیشگوئی محمدی بیگم پر اعتراض

معترض نے پیشگوئی پر نظر ڈالتے ہوئے لکھا:

''اس کے تین اجزاء ہیں:

ا۔ خدائے تعالیٰ ہر مانع دور کرکے محمدی بیگم کو مرزا کے نکاح میں لائے گا۔ یہی جز اس تمام پیشگوئی کا مرکزی اور بنیادی نقطہ اور اصل مقصود ہے۔

۲۔ سلطان محمد (ناکح) کی موت ڈھائی سال میں۔ یہ بنیادی مقصد کے لوازمات میں سے ہے۔

۳۔ احمد بیگ کی موت تین سال میں۔

یہ بات کہ احمد بیگ کی موت، داماد کی موت کے بعد ہوگی خود مرزا نے ایک اور جگہ بھی بیان کی ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

''اگر تو (اے احمد بیگ) اس سے متنبہ ہوا تو تجھ پر بہت سی مصیبتیں نازل ہوں گی جن میں سے آخری مصیبت تیری موت ہوگی''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 523)

اب سنیئے! کہ جو کچھ ہوا وہ یہ کہ محمدی بیگم کے نکاح کے صرف چھ ماہ بعد احمد بیگ انتقال کرگیا اور سلطان محمد زندہ رہا حالانکہ مرزا کی پیشگوئی کے مطابق سلطان محمد ہی کو انتقال کرنا تھا۔ اس طرح مرزا کی پیشگوئی اس نکاح کے صرف چھ ہی ماہ بعد غلط ہوگئی۔ لیکن مرزا نے بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ اسے اپنی پیشگوئی کی صداقت سے تعبیر کیا چنانچہ .... لکھتا ہے۔

''اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیشگوئی ..... جس کی آج کی تاریخ سے جو 21 ستمبر 1893ء ہے قریباً گیارہ مہینے رہ گئے ہیں۔'' (شہادت القرآن صفحہ 80)

اس حساب سے 21 اگست 1894ء کو اس دنیا میں سلطان محمد کے رہنے کی اجازت نہ تھی مگر وہ مرزا کے الہامی خدا کو لڑائی میں شکست دے کر پوری صحت و توانائی کے ساتھ مرزا کے سینے پر مونگ دلتا ہوا زندہ رہا۔ (اخبار منصف 20 دسمبر 2013)

قارئین کرام! مخالفین احمدیت ہمیشہ حق و صداقت اور انصاف کو بالائے طاق رکھ کر محمدی بیگم کے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ نکاح کو پیشگوئی کا مرکزی اور بنیادی نقطہ قرار دیتے ہیں۔ اب اگر واقعی حضرت مسیح موعودؑ نے اسی طرح پیشگوئی فرمائی ہو جس طرح معترضین اسے پیش کرتے ہیں تو غیر احمدی علماء کا اعتراض درست ہوتا۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ معاندین احمدیت ہمیشہ اصل واقعات کو حذف کرکے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ ان کے جھوٹ کی دُکان چلتی رہے۔

اس پیشگوئی کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی غرض وغایت اور اصل پیشگوئی کو بیان کیا جائے۔

سن 1888ء حضرت مسیح موعودؑ کی ماموریت کا ساتواں سال تھا اور آریوں اور عیسائیوں سے معرکہ شباب پر تھا اور حضرت مسیح موعودؑ غلبہ اسلام کیلئے دیگر مذاہب سے قلمی جہاد میں مصروف تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب آریہ قوم پوری بے حیائی سے آنحضرت ﷺ اسلام اور آپؐ کے خلاف دشنام طرازی اور گندہ دہنی کا مظاہرہ کررہی تھی۔ ان حالات میں عیسائی پادریوں نے بھی موقع غنیمت جانا اور سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے میدان مقابلہ میں اُتر آئے حضورؑ نے نشان نمائی کا جو چیلنج دے رکھا تھا، مسیحی دنیا چونکہ اس کے مقابلہ سے بالکل عاجز اور بے بس تھی اس لئے وہ آپ کے دعویٰ الہام وکلام پر تنقید کرکے اسلام کی سچائی پر پردہ ڈالنے کیلئے کسی موزوں موقعہ کی تلاش میں تھی اور وہ موقع مئی 1888ء میں حضورؑ کے ''نام نہاد'' مسلمان خاندان نے پیدا کردیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچا زاد بھائی مرزا نظام الدین، امام الدین اور ان کے لگے بندھے احمد بیگ وغیرہ ہندوؤں کے زیر اثر اسلام کے سخت ترین دشمن تھے۔ رسول اللہؐ کی شان میں گستاخانہ کلمات بلکہ گندی گالیاں ان کا شیوہ تھا۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے خلعت ماموریت سے سرفراز فرمایا تو یہ ظالم پوری قوت سے آپ کے خلاف کھڑے ہوگئے اور نہ صرف آپ کو مکار اور فریبی قرار دیا بلکہ خدا کی ہستی کا ہی انکار کردیا اور کہا کہ یہ محض ایک ڈھونگ اور مکروفریب ہے جو شروع سے چلا آیا ہے اور قرآن محمد (ﷺ) کی تصنیف ہے خدا کا کلام نہیں وغیرہ۔

(تفصیل جاننے کیلئے ملاحظہ ہو روحانی خزائن جلد ۵ آئینہ کمالات اسلام)

ایک روح فرسا واقعہ

یہ بدزبانیاں پورے زوروں پر تھیں کہ ایک شخص حضورؑ کی خدمت میں روتا چلاتا پہنچا۔ حضرت اقدس نے گھبرا کر پوچھا کہ کیا کسی فوت شدہ کی خبر آئی ہے؟ اس نے کہا کہ اس سے بھی بڑھ کر چنانچہ اس نے بتایا کہ میں ان عدوان دین کے پاس تھا کہ ان میں سے ایک بدبخت نے آنحضرت ﷺ کی شان مبارک میں وہ گندے الفاظ استعمال کئے کہ ایسے کلمات کسی کافر سے بھی نہیں سنے گئے۔ یہی نہیں انہوں نے خدا تعالیٰ کی شان اقدس میں بھی قبیح الفاظ کہے اور قرآن مجید کو نہایت بے دردی سے اپنے پاؤں تلے روند کر بے حرمتی کی۔ حضرت اقدس نے اسے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی ان کے پاس بیٹھنے سے منع کیا تھا۔ پس خدا سے ڈرو اور توبہ کرو۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 568)

نشان نمائی کا مطالبہ

پھر ان کی خدا ناترسی کی انتہا یہ ہوئی کہ ان کی شوخی اور بدزبانی کا حلقہ پرائیویٹ مجالس سے نکل کر پبلک کے اخبارات تک وسیع ہوگیا۔ اگست 1888ء میں اخبار ''چشمہ نور امرتسر'' سے انہوں نے آپ کے خلاف ایک انتہائی دل آزار اور زہریلا خط شائع کیا جس میں انہوں نے خدا کی ہستی کے ثبوت میں نہایت بے باکی کے ساتھ اپنے متعلق نشان کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم صرف اسی نشان کو نشان قرار دیں گے جو اللہ تعالیٰ ان کی ذات کے متعلق ظاہر کرے گا۔ یہ خط چونکہ آنحضرت ﷺ اور قرآن مجید کے خلاف گالیوں سے پر تھا اس لئے ہندوستان کے غیر مسلموں بالخصوص عیسائیوں نے اسے خوب اچھالا اور ملک کے طول وعرض میں بڑے وسیع پیمانے پر اس کی اشاعت ہوئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی دعا اور الٰہی خبر

اسلام کے خلاف اپنے رشتہ داروں کی یہ منظم مخالفت دیکھ کر حضور کو شدید تکلیف پہنچی۔ اشتہار کے ایک ایک لفظ سے شرارت ٹپکتی تھی اور مضمون اتنا گندہ تھا کہ آسمان پھٹ جاتا تو بعید نہ تھا۔ اور جسے اسلام کا کوئی ادنیٰ ہمدرد بھی پڑھتا تو قطعاً برداشت نہ کرسکتا۔ پھر آپ جو عظیم ترین عاشق رسول تھے وہ کیونکر برداشت کرسکتے۔ چنانچہ جونہی حضور نے یہ اشتہار دیکھا آپ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہوگئے۔ آپ نے دروازہ بند کرلیا اور آہ بکا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے اور یہ پرزور دعا کی کہ اے رب! اے رب! اپنے بندے کی نصرت فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل ورسوا کردے اے میرے رب میری التجا سن اور اسے قبول فرما یہ کب تک تیرا اور تیرے رسول کا مذاہب اڑائیں گے۔ کہاں تک تیری کتاب کی تکذیب کریں گے اور تیرے نبی کو گالیاں دیتے رہیں گے اے ازلی ابدی اے مددگار خدا! میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 569)

اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضور کو الہاماً وہ نشان دیا گیا جس کے لئے وہ بے تاب ہورہے تھے چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

(ترجمہ از عربی عبارت)

میں نے ان کی بدکرداری اور سرکشی دیکھی پس میں عنقریب ان کو مختلف قسم کی آفات سے ماروں گا اور ان کو زیر آسمان ہلاک کروں گا۔ اور عنقریب تو دیکھے گا کہ میں انکے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں اور ہم ہر ایک چیز پر قادر ہیں۔ میں ان کی عورتوں کو بیوائیں، ان کے بچوں کو یتیم اور ان کے گھروں کو ویران کردوں گا تاکہ وہ اپنے کئے کی سزا پائیں لیکن میں ان کو یکدم ہلاک نہیں کروں گا بلکہ آہستہ آہستہ تاکہ وہ رجوع کریں اور توبہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں اور میری لعنت ان پر اور ان کے گھر کی چار دیواری پر اور ان کے بڑوں اور ان کے چھوٹوں پر اور ان کی عورتوں اور ان کے مردوں پر اور ان کے مہمانوں پر جو ان کے گھروں

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

رعایت اسباب کی جاوے۔اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔

اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو ذریعے اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں، وسائل مہیا کئے ہیں ان کو استعمال کرو لیکن ان کو خدا نہ بناؤ۔توحید کو مقدم رکھو۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا حقیقی اور عملی نمونہ اور مثال ہیں۔

مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔

اس وقت بھی، آج بھی خدا نے مسیح موعود کو بھیج کر نبوتِ محمدیہ کا ثبوت دیا ہے اسلام ہی ہے جو آخری اور کامل دین ہے جو تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کامل اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان ہر قسم کے شرک سے پاک نہ ہو۔

بعض لوگ اس حد تک اسباب پرست ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں

ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں

مکرم عبدالکریم العباس صاحب آف سیریا کی وفات۔ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16رمئی 2014ء بمطابق 16 ہجرت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 06رجون 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں ذکر ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر قرآن کریم کو سمجھا، قرآنی احکامات کو سمجھا، اللہ تعالیٰ کی توحید کو سمجھا کیونکہ توحید کا حقیقی مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے بغیر سمجھ آ ہی نہیں سکتا اور نہ ہی قرآن کریم کا علم آپ کے وسیلے کے بغیر حاصل ہو سکتا ہے۔اس لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا حقیقی اور عملی نمونہ اور مثال ہیں۔ بہر حال آج میں اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جو توحید کے بارے میں آپ نے بیان فرمائے کہ سچی توحید کیا ہے؟ توحید کی حقیقت کیا ہے؟ کس طرح عمل کرنے سے انسان حقیقی موحد کہلا سکتا ہے۔

سورۃ الناس کی تفسیر میں اِلٰہِ النَّاس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ رَبِّ النَّاس۔ مَلِكِ النَّاس۔ اِلٰهِ النَّاس کا مضمون بیان ہو رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

"مَیں...... بتلانا چاہتا ہوں کہ پہلے اس صورت میں خدا تعالیٰ نے رَبِّ النَّاس فرمایا۔ پھر مَلِكِ النَّاس، آخر میں اِلٰهِ النَّاس فرمایا جو اصلی مقصود اور مطلوب انسان کا ہے" (یعنی اِلٰهِ النَّاس جو ہے وہی انسان کا اصل مقصد ہے، اسی کی انسان کو طلب ہے اور ہونی چاہئے)۔ فرمایا کہ: "اِلٰہ کہتے ہیں مقصود، معبود، مطلوب کو۔" (یعنی وہ چیز جو حاصل کرنی ہے، جو ہمارا ٹارگٹ ہے، جس کو حاصل کرنا ضروری ہے یا جہاں تک پہنچنے کے لئے ایک مسلمان کو کوشش کرنی چاہئے، ایک موحد کو کوشش کرنی چاہئے اور اسی کی ہمیں طلب ہے)۔ فرمایا: "اِلٰہ کہتے ہیں مقصود، معبود، مطلوب کو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنی یہی ہیں کہ لَا مَعْبُوْدَ لِیْ وَلَا مَقْصُوْدَ لِیْ وَلَا مَطْلُوْبَ لِیْ اِلَّا اللّٰہُ۔" (کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی مقصود نہیں، کوئی مطلوب نہیں، کوئی معبود نہیں)۔

فرمایا کہ "...... یہی سچی توحید ہے کہ ہر مدح اور ستائش کا مستحق اللہ تعالیٰ کو ہی ٹھہرایا جائے۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 321۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

جتنی بھی تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی منسوب کی جائیں۔ جو تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جاتی ہیں اور اسی کو ہی زیب دیتی ہیں اور یہی حقیقی توحید ہے۔

فرمایا کہ "توحید تبھی پوری ہوتی ہے کہ کُل مرادوں کا مُعطی اور تمام امراض کا چارہ اور مداوا وہی ذاتِ واحد ہو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنی یہی ہیں۔" فرمایا: "صوفیوں نے الٰہ کے لفظ سے محبوب، مقصود، معبود مراد لی ہے۔ بے شک اصل اور سچ یونہی ہے جب تک انسان کامل طور پر کاربند نہیں ہوتا۔ اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 32۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر حقیقی طور پر کاربند ہو تبھی اسلام کی محبت اور عظمت قائم ہوگی ورنہ صرف باتیں ہیں۔

پھر آپ اسلام کی اعلیٰ و اکمل تعلیم کے بارے میں فرماتے ہیں

"یہ خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ جس پہلو سے دیکھو مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقع ہے۔ مسلمانوں کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ یا کوئی مردہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ قادر مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حیّ و قیوم ہے۔ مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔ آپؐ کی رسالت مُردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں۔

چنانچہ اس وقت بھی خدا نے ان ثبوتوں اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے اور مسیح موعود کو بھیج کر نبوتِ محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے اور پھر اس کی دعوت ایسی عام ہے کہ کُل دنیا کے لیے ہے۔"

فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ "قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159)" (کہ کہہ دے کہ اے لوگو! میں تمہارے لئے تم، سب کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول بن کر آیا ہوں) "اور پھر فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:108)"۔ (اور ہم نے تجھے دنیا کی طرف صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔) فرمایا کہ "کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرۃ:3) اور فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البیّنۃ: 4)" (جس میں قائم رہنے والے احکام ہیں۔ باقی کتابیں تو صرف قصے ہیں، قصے رہ گئے ہیں۔ ایسی صداقتیں جو دائمی ہیں وہ صرف قرآن کریم میں نظر آتی ہیں۔) "اور اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ۔ قَوْلٌ فَصْلٌ۔ مِيْزَانٌ۔ مُهَيْمِنٌ۔"

پھر فرماتے ہیں کہ "غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانوں کا ہے جس کے لئے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:4) کی مہر لگ چکی ہے۔" (کہ آج تمہارے لئے تمہارا دین مکمل ہو گیا۔ اپنی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا۔ یہ مہر اب لگ چکی ہے۔ پس اسلام ہی ہے جو آخری اور کامل دین ہے جو تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔)

پھر فرمایا: ’’......پھر کس قدر افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ ایسا کامل دین جو رضائے الٰہی کا موجب اور باعث ہے رکھ کر بھی بے نصیب ہیں‘‘ (ایسے دین کی طرف منسوب ہو کر بھی بے نصیب ہیں) ’’اور اس دین کے برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں لیتے بلکہ خدا تعالیٰ نے جو ایک سلسلہ ان برکات کو زندہ کرنے کے لئے قائم کیا تو اکثر انکار کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور لَسْتَ مُرْسَلاً اور لَسْتَ مُؤْمِنًا کی آوازیں بلند کرنے لگے۔‘‘ (مسیح موعود کو بھیجا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہی فیض ہے تو بجائے اس کے کہ قبول کرتے انکار کرنا شروع کر دیا۔ یہ نعرے لگانے شروع کر دیئے کہ تم خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نہیں آئے۔ یہ آوازیں بلند کرنی شروع کر دیں کہ تم مومن نہیں ہو۔)

فرمایا کہ ’’یاد رکھو خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار محض ان برکات کو جذب نہیں کر سکتا جو اس اقرار اور اُس کے دوسرے لوازمات یعنی اعمال صالحہ سے پیدا ہوتے ہیں۔‘‘ صرف توحید کا اقرار کر لینا برکات کو جذب نہیں کرے گا۔ اس اقرار کے ساتھ جو لوازمات ہیں یعنی اعمال صالحہ کا بجالانا، وہ بھی کیونکہ ضروری ہیں اس لئے جب تک وہ پیدا نہیں ہوتے (برکتیں نہیں ملیں گی)۔ توحید کی برکتیں تبھی ملیں گی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہو کر آپ کے اسوہ حسنہ کو دیکھتے ہوئے، عمل کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجالاؤ گے۔

فرمایا: ’’یہ سچ ہے کہ توحید اعلیٰ درجہ کی جُز ہے جو ایک سچے مسلمان اور ہر خدا ترس انسان کو اختیار کرنی چاہئے مگر توحید کی تکمیل کے لئے ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ محبتِ الٰہی ہے یعنی خدا سے محبت کرنا۔

قرآن شریف کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدّعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسا وحدہٗ لاشریک ہے ایسا ہی محبت کی رُو سے بھی اس کو وحدہٗ لاشریک یقین کیا جاوے اور کُل انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا اصل منشاء ہمیشہ یہی رہا ہے۔ چنانچہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ جیسے ایک طرف توحید کی تعلیم دیتا ہے ساتھ ہی توحید کی تکمیل محبت کی ہدایت بھی کرتا ہے‘‘ (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ توحید کی تعلیم بھی دیتا ہے اور توحید کی تکمیل محبت، اس سے توحید سے محبت کرنے کے کمال کو حاصل کرنے کی ہدایت بھی کرتا ہے۔) ’’اور جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا ہے یہ ایک ایسا پیارا اور پُر معنی جملہ ہے کہ اس کی مانند ساری تورات اور انجیل میں نہیں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب نے کامل تعلیم دی ہے۔

اِلٰہ کے معنی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جاوے۔ گویا اسلام کی یہ اصل محبت کے مفہوم کو پورے اور کامل طور پر ادا کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ جو توحید بِدوں محبت کے ہو وہ ناقص اور ادھوری ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 136۔137۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا اللہ تعالیٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو کر ملتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ اعلان کرایا کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ (آل عمران:32)۔ انہوں نے فرمایا کہ میری پیروی کرو تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ملے گی۔

توحید کی حقیقت اور ایک مؤمن کا کیا معیار ہونا چاہئے، اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ

’’جو لوگ حکّام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں۔ اُن کے دل میں اُن کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ اُن کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے‘‘ (توحید کے معیار کو ختم کر دیتا ہے۔) ’’اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دُور پھینک دیتا ہے۔ پس انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے۔‘‘ (آخر کار جو نتیجہ ہے، جو سارا انحصار ہے وہ توحید پر جا کے ٹھہرے۔) ’’وہ انسان کو‘‘ (یعنی انبیاء انسان کو) ’’یہ سکھانا چاہتے ہیں کہ ساری عزّتیں، سارے آرام اور حاجات برآری کا متکفّل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدّوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے۔‘‘ (جب دو ضدوں کا مقابلہ ہوگا تو لازماً ایک ہلاک ہوگی۔ دو دشمنوں کا مقابلہ ہوگا، دو فریقین کا مقابلہ ہوگا تو ایک کو بہر حال ہار ماننی پڑے گی۔)

فرمایا کہ ’’اس لئے مقدم ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔‘‘ (اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو ذریعے اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں، وسائل مہیا کئے ہیں ان کو استعمال کرو لیکن ان کو خدا نہ بناؤ۔ توحید کو مقدم رکھو۔) ’’اسی توحید سے ایک محبت خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ نفع ونقصان اسی کے ہاتھ میں ہے۔ محسنِ حقیقی وہی ہے۔ ذرّہ ذرّہ اُسی سے ہے۔ کوئی دوسرا درمیان نہیں آتا۔ جب انسان اس پاک حالت کو حاصل کرے تو وہ موحد کہلاتا ہے۔‘‘ (جب یہ حالت ہو جائے گی، مکمل انحصار خدا تعالیٰ پر ہو جائے گا) کوئی دوسرا درمیان میں نہیں ہوگا تبھی موحد کہلاؤ گے۔) ’’غرض ایک حالت توحید کی یہ ہے کہ انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے۔‘‘ (یعنی اسباب جو ہیں انہی پر زیادہ زیادہ انحصار نہ کرے۔ حد سے زیادہ نہ بڑھے۔ صرف انہی پر چارہ نہ کرے، اپنا مدار نہ رکھے۔

فرمایا کہ ’’تیسری قسم یہ ہے کہ اپنے نفس اور وجود کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جاوے‘‘ (توحید قائم کرنے کے لئے تیسری چیز یہ ہے کہ اپنے نفس کو بھی مٹا دو۔ اس کی جو غرضیں ہیں، جو ذاتی نفسانی اغراض ہیں ان کو ختم کر دو۔) ’’اور اس کی نفی کی جاوے۔ بسا اوقات انسان کے زیرِ نظر اپنی خوبی اور طاقت بھی ہوتی ہے‘‘ (اکثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کی اپنی خوبی اور طاقت بھی ہوتی ہے اور بعض کاموں میں اپنی خوبی اپنی طاقت پر انحصار کر رہا ہوتا ہے۔) ’’کہ فلاں نیکی مَیں نے اپنی طاقت سے کی ہے۔ انسان اپنی طاقت پر ایسا بھروسہ کرتا ہے کہ ہر کام کو اپنی قوت سے منسوب کرتا ہے۔ انسان موحد تب ہوتا ہے کہ جب اپنی طاقتوں کی بھی نفی کر دے۔

لیکن اب اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان جیسا کہ تجربہ دلالت کرتا ہے‘‘ (تجربے سے یہ ثابت ہے کہ) ’’......عموماً کوئی نہ کوئی حصہ گناہ کا اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ بعض موٹے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور بعض اوسط درجہ کے گناہوں میں اور بعض باریک در باریک قسم کے گناہوں کا شکار ہوتے ہیں۔ جیسے بخل، ریاکاری یا اور اسی قسم کے گناہ کے حصوں میں گرفتار ہوتے ہیں۔ جب تک ان سے رہائی نہ ملے انسان اپنے گمشدہ انوار کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے احکام دیئے ہیں۔ بعض اُن میں سے ایسے ہیں کہ ان کی بجا آوری ہر ایک کو میسّر نہیں ہے۔ مثلاً حج۔ یہ اس آدمی پر فرض ہے جسے استطاعت ہو۔ پھر راستہ میں امن ہو۔ پیچھے جو متعلقین ہیں ان کے گزارہ کا بھی معقول انتظام ہو‘‘ (یہ نہیں کہ گھر والوں کو بھوکا چھوڑ جاؤ کہ ہم حج پر جا رہے ہیں) ’’اور اسی قسم کی ضروری شرائط پوری ہوں تو حج کر سکتا ہے۔ ایسا ہی زکوٰۃ ہے۔ یہ وہی دے سکتا ہے جو صاحب نصاب ہو۔ ایسا ہی نماز میں بھی تغیرات ہو جاتے ہیں۔‘‘ (سفر میں قصر ہو جاتی ہے یا بعض دوسرے حالات میں جمع ہو جاتی ہے۔) ’’لیکن ایک بات ہے جس میں کوئی تغیر نہیں‘‘ (کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہو سکتی) ’’وہ ہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اصل یہی بات ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ سب اس کے مکمّلات ہیں۔ توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجا آوری نہ ہو۔‘‘ (جس طرح اللہ تعالیٰ نے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے اس طرح عبادت کرو گے تبھی توحید کی تکمیل ہوگی۔

فرمایا کہ ’’اس کے یہی معنے ہیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی محبوب ومطلوب اور مقصود نہیں ہے۔ جب اس کی یہ حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمانی اور عملی رنگ اس اقرار کو ظاہر کرنے والا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔ ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا اُن پر اس کے ایمان میں آ گئی ہے تب وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ منہ سے نکالتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ جو اس کا دوسرا جزو ہے وہ نمونہ کے لیے ہے۔ کیونکہ نمونہ اور نظیر سے ہر بات سہل ہو جاتی ہے۔‘‘ (مثالیں قائم ہوں تو سب باتیں آسان ہو جاتی ہیں اور مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ہر حکم پر عمل کر کے، اپنا اسوہ حسنہ قائم کر کے ہمیں دے دی۔)

فرمایا کہ ’’انبیاء علیہم السّلام نمونوں کے لئے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے۔‘‘ (تمام کمالات جتنے بھی ہیں آپ میں جمع ہو گئے اور ان کے نمونوں کی مثالیں بھی آپ نے قائم کر دیں۔) ’’کیونکہ سارے نبیوں کے نمونے آپؐ میں جمع ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 58۔59۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک سوال ہوا کہ یہودیوں میں بھی توحید موجود ہے۔ اسلام اس سے بڑھ کر کیا پیش کرتا ہے؟ اعتراض کرنے والے نے یہ اعتراض کیا۔

آپ نے فرمایا کہ ’’یہودیوں میں توحید تو نہیں ہے۔ ہاں قشر التوحید بے شک ہے‘‘ (کہ توحید کا خول ہے جو موجود ہے۔) ’’اور نرا قشر کسی کام نہیں آ سکتا۔ توحید کے مراتب ہوتے ہیں۔ بغیر ان کے توحید کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ نرا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہی کہہ دینا کافی نہیں۔ یہ تو شیطان بھی کہہ دیتا ہے۔ جبتک عملی طور پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی حقیقت انسان کے وجود میں متحقق نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ یہودیوں میں یہ بات کہاں ہے؟ آپ ہی بتا دیں۔‘‘ (سوال کرنے والا بھی یہودی تھا۔) ’’توحید کا ابتدائی مرحلہ اور مقام تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے خلاف کوئی امر انسان سے سرزد نہ ہو۔ اور کوئی فعل اس کا اللہ تعالیٰ کی محبت کے منافی نہ ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی محبت اور اطاعت میں محو اور فنا ہو جاوے۔ اسی واسطے اس کے معنے یہ ہیں۔ لَا مَعْبُوْدَ لِیْ وَلَا مَحْبُوْبَ لِیْ وَلَا مُطَاعَ لِیْ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی میرا معبود ہے نہ کوئی محبوب ہے اور نہ کوئی واجب الاطاعت ہے۔

یاد رکھو شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے دوسرا شرک خفی۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے جیسے یہ بُت پرست لوگ بتوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شئی کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔‘‘ (ضرورت سے زیادہ کسی کو عزت و مقام دینا شروع کر دے) تو فرمایا ’’جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے یا کرنی چاہیے یا کسی شئے سے اللہ تعالیٰ کی

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

طرح محبت کرے یا اس سے خوف کرے یا اس پر توکل کرے۔

اب غور کر کے دیکھ لو کہ یہ حقیقت کامل طور پر توریت کے ماننے والوں میں پائی جاتی ہے یا نہیں؟ خود حضرت موسیٰ کی زندگی ہی میں جو کچھ ان سے سرزد ہوا۔'' (بتانے والے کو آپ فرما رہے ہیں کہ) ''وہ آپ کو بھی معلوم ہوگا۔ اگر توریت کافی ہوتی تو چاہئے تھا کہ یہودی اپنے نفوس کو مزکی کرتے مگر ان کا تزکیہ نہ ہوا۔ وہ نہایت قسی القلب اور گستاخ ہوتے گئے۔'' (حضرت موسیٰ کو بھی جواب دینے لگ گئے تھے۔) ''یہ تاثیر قرآن شریف ہی میں ہے کہ وہ انسان کے دل پر بشرطیکہ اس سے صوری اور معنوی اعراض نہ کیا جاوے۔ ایک خاص اثر ڈالتا ہے اور اس کے نمونے ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی موجود ہے۔

قرآن شریف نے فرمایا: قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (آل عمران:32) یعنی اے رسول! تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنالے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع انسان کو محبوبِ الٰہی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کامل موحد کا نمونہ تھے۔ پھر اگر یہودی توحید کے ماننے والے ہوتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ ایسے موحد سے دُور رہتے۔'' (یعنی پھر ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا چاہئے تھا) ''انہیں یاد رکھنا چاہئے تھا کہ خدا تعالیٰ کے خاتم الرسلؐ کا انکار اور عناد نہایت خطرناک امر ہے۔ مگر انہوں نے پروا نہیں کی اور باوجودیکہ ان کی کتاب میں آپ کی پیشگوئی موجود تھی مگر انکار کر دیا۔ اس کی وجہ بجز اس کے اَور کیا ہو سکتی ہے کہ قَسَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ (الانعام:44)۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 448۔449۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلط عقیدے پر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ

''اسلام وہ مصفّا اور خالص توحید لے کر آیا تھا جس کا نمونہ اور نام ونشان بھی دوسرے ملّتوں اور مذہبوں میں پایا نہیں جاتا۔ یہاں تک کہ میرا ایمان ہے کہ اگرچہ پہلی کتابوں میں بھی خدا کی توحید بیان کی گئی ہے اور کُل انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اور منشاء بھی توحید ہی کی اشاعت تھی۔ لیکن جس اسلوب اور طرز پر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم توحید لے کر آئے اور جس نہج پر قرآن نے توحید کے مراتب کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کسی اور کتاب میں اس کا ہرگز پتہ نہیں ہے۔ پھر جب ایسے صاف چشمہ کو انہوں نے مکدّر کرنا چاہا ہے'' (یعنی ان لوگوں نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں ہیں اور خدا تعالیٰ کے مقابل پر بعض جگہ انہوں نے کھڑا کیا ہوا ہے اور پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، ان کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ جب ایسے صاف چشمہ کو انہوں نے یعنی ایسے مسلمان کہلانے والوں نے مکدر کرنا چاہا ہے۔) ''تو بتاؤ اسلام کی توہین میں کیا باقی رہا۔ اس پر اُن کی بدقسمتی یہ ہے کہ جب ان کو وہ اصل اسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے پیش کیا جاتا ہے اور قرآن شریف کے ساتھ ثابت کر کے دکھایا جاتا ہے کہ تم غلطی پر ہو تو کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اسی طرح مانتے آئے ہیں۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ کیا اتنی بات کہہ کر یہ اپنے آپ کو بَری کر سکتے ہیں؟ نہیں! بلکہ قرآن شریف کے موافق اور خدا تعالیٰ کی سنتِ قدیم کے مطابق اس قول سے بھی ایک حجت اُن پر پوری ہوتی ہے۔ جب کبھی کوئی خدا کا مامور اور مُرسل آیا ہے تو مخالفوں نے اس کی تعلیم کو سن کر یہی کہا ہے۔ مَا سَمِعۡنَا بِہٰذَا فِیۡۤ اٰبَآئِنَا الۡاَوَّلِیۡنَ (المؤمنون:25)۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 188۔189۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) یعنی ہم نے اپنے پہلے باپ دادوں میں اس قسم کا واقعہ ہوتے نہیں دیکھا نہ سنا۔

توحید اور شرک فی الاسباب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

''توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اَشۡہَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کہہ لیا۔ بلکہ توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمتِ الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شئے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے۔ ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے۔

اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کُھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں'' (یعنی عیسائی بھی جو حضرت عیسیٰ کو خدا سمجھتے تھے دور ہٹنے لگ گئے ہیں، بیزاری ظاہر کرنے لگ گئے ہیں۔) ''اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں، رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔'' اس زمانے میں متنفر ہونے کی جو رفتار تھی اب تو اس سے ہزاروں گنا بڑھ گئی ہے بلکہ عملاً بہت سے لوگ صرف کہنے کے لئے نام نہاد عیسائی ہیں۔ اس نظریے کو ماننے کے قائل ہی نہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا نہیں ہیں یا خدا ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کے بھی اسی وجہ سے انکاری ہو رہے ہیں۔)

فرمایا کہ ''الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت سے لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان کہتا ہے کہ مَیں جب تک کھیتی نہ کرونگا اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشہ پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے۔ اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی، ہوا، غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدارِ زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔'' (اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔) ''اسی لئے جب انسان پانی پئے تو اسے خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دے دیتا ہے۔''
(نقصان دیتا ہے۔) (ملفوظات جلد 3 صفحہ 229۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا ہوا تھا تو جب روزہ افطار کیا تو پانی پی لیا اور پانی پیتے ہی لیٹ گیا۔ اس کے لئے پانی نے ہی زہر کا کام کیا۔ پانی پیتے ہی ایسی تکلیف ہوئی کہ اٹھنے کے قابل نہیں رہا اور وہی پانی جو زندگی بخش چیز ہے وہاں اس کے لئے زہر بن گیا۔ بعض لوگ روزے کے بعد بے انتہا پانی پی جاتے ہیں، ان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس بارے میں احتیاط کرنی چاہئے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 230۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا کہ ''جو کام ہے خواہ معاشرہ کا خواہ کوئی اَور جب تک اس میں آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہیں ہوتا۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کے تصرفات پر کامل یقین چاہئے۔ جس کا یہ ایمان نہیں ہے اس میں دہریت کی ایک رگ ہے۔ پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے۔ تب زمین پر ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 230۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ''لاف وگزاف کا نام توحید نہیں۔ مولویوں کی طرف دیکھو کہ دوسروں کو وعظ کرتے اور آپ کچھ عمل نہیں کرتے۔ اسی لئے اب اُن کا کسی قسم کا اعتبار نہیں رہا ہے۔ ایک مولوی کا ذکر ہے کہ وہ وعظ کر رہا تھا۔ سامعین میں اس کی بیوی بھی موجود تھی۔ صدقہ وخیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا۔ اس سے متاثر ہو کر ایک عورت نے پاؤں سے ایک پازیب اُتار کر واعظ صاحب کو دیدی جس پر واعظ صاحب نے کہا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں دوزخ میں جلے؟ یہ سن کر اس نے دوسری بھی دیدی۔ جب گھر میں آئے تو بیوی نے بھی اس وعظ پر عملدرآمد چاہا کہ محتاج کو کچھ دے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں سنانے کی ہوتی ہیں کرنے کی نہیں ہوتیں اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نہ کریں تو گزارہ نہیں ہوتا۔'' (آجکل کے مولویوں کا یہی حال ہے۔) ''انہیں کے متعلق یہ ضرب المثل ہے

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند چوں بخلوت مے روند آں کارِ دیگر مے کنند''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 230۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی وعظ کرنے والے جو کچھ محراب و منبر پر بتاتے ہیں جب تنہائی میں جاتے ہیں تو اس کام کے برخلاف کرتے ہیں۔

پھر ایک حقیقی مومن جو توحید پر قائم ہو کیسا ہوتا ہے یا کیسا ہونا چاہئے۔ اس کی حالت بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ

''مومن ایک لاپروا انسان ہوتا ہے۔ اسے صرف خدا تعالیٰ کی رضامندی کی حاجت ہوتی ہے اور اسی کی اطاعت کو وہ ہر دم مدّنظر رکھتا ہے کیونکہ جب اس کا معاملہ خدا سے ہے تو پھر اسے کسی کے ضرر اور نفع کا کیا خوف ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے بالمقابل کسی دوسرے کے وجود کو دخل دیتا ہے تو ریاء اور عجب وغیرہ معاصی میں مبتلا ہوتا ہے۔''

فرمایا: ''یاد رکھو کہ یہ دخل وہی ایک زہر ہے اور کلمہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے اوّل جزو لَاۤ اِلٰہَ میں اس کی بھی نفی ہے۔''

فرمایا کہ ''جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی بجا آوری سے قاصر رہتا ہے تو آخر اُسے خدا کی کسی صفت میں شریک کرتا ہے تبھی تو قاصر رہتا ہے'' (جب اللہ تعالیٰ کے جو حکم احکامات ہیں ان میں سے کسی ایک حکم کو وہ نہیں بجا لاتا، اس کو چھوڑتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں کسی کو شریک سمجھتا ہے تبھی وہ کام نہیں کر رہا۔ فرمایا کہ) ''اس لئے لَاۤ اِلٰہَ کہتے وقت اس قسم کے معبودوں کی بھی نفی کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 87۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اگر حقیقی مومن ہے تو جب لَاۤ اِلٰہَ کہتا ہے تو اس قسم کے معبودوں کی بھی نفی کر رہا ہے۔ یعنی کسی بھی صفت میں اللہ تعالیٰ کے مقابل پر کسی کو نہیں لاتا اور یہی لَاۤ اِلٰہَ کی حقیقت ہے۔

فرمایا ذکر کرتے ہوئے کہ بعض کتابوں میں بعض واقعات لکھے ہیں۔ روزے داروں کا ایک ذکر لکھا ہے کہ

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

’’کوئی روزہ دار مولوی کسی کے ہاں جاوے اور اسے مقصود ہو کہ اپنے روزہ کا اظہار کرے تو مالکِ خانہ کے استفسار پر بجائے اس کے کہ سچ بولے کہ مَیں نے روزہ رکھا ہوا ہے اس کی نظروں میں بڑا نفس کُش ثابت کرنے کے لئے‘‘ (کہ میں اپنے نفس پر بڑی سختی کرتا ہوں) ’’جواب دیا کرتے ہیں کہ مجھے عذر ہے۔‘‘ (غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ بہت سے مخفی گناہ ہوتے ہیں۔ یعنی واضح طور پر نہیں کہتا کہ روزہ رکھا ہوا ہے بلکہ بہانہ کہ بس ایک وجہ ہے۔ میں کچھ کھاؤں پیوں گا نہیں۔ فرمایا کہ) ’’غرضیکہ اسی طرح کے بہت سے مخفی گناہ ہوتے ہیں جو اعمال کو تباہ کرتے رہتے ہیں۔‘‘ (اس طرح جو بناوٹ ہے اور تصنع ہے یا اپنی کسی بھی نیکی کا اظہار کرنا یہ مخفی گناہ ہیں اور اس سے آہستہ آہستہ پھر اعمال تباہ ہو جاتے ہیں۔ انسان توحید سے دور ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ ’’امراء کو کبر اور نخوت لگے رہتے ہیں جو کہ ان کے عملوں کو کھاتے رہتے ہیں۔ اس لئے بعض غریب آدمی جن کو اس قسم کے خیالات نہیں ہوتے وہ سبقت لے جاتے ہیں۔‘‘ (کیونکہ کبر اور نخوت جو ہے وہ انسان کو توحید سے بھی دور کرتی ہے۔ فرمایا کہ) ’’غرضیکہ ریاء وغیرہ کی مثال ایک چوہے کی ہے جو کہ اندر ہی اندر اعمال کو کھاتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے۔‘‘ (عاجزی ہوگی تو اللہ کے قریب آؤ گے) ’’جس قدر انانیت اور بڑائی کا خیال اس کے اندر ہوگا خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو، خواہ ریاست کے لحاظ سے، خواہ مال کے لحاظ سے، خواہ خاندان اور حسب نسب کے لحاظ سے، تو اسی قدر پیچھے رہ جاویگا۔ اسی لئے بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سادات میں سے اولیاء کم ہوئے ہیں کیونکہ خاندانی تکبر کا خیال ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ قرونِ اولیٰ کے بعد جب یہ خیال پیدا ہوا تو یہ لوگ رہ گئے۔‘‘

فرمایا کہ ’’اس قسم کے حجاب انسان کو بے نصیب اور محروم کر دیتے ہیں۔ بہت ہی کم ہیں جو ان سے نجات پاتے ہیں۔ امارت اور دولت بھی ایک حجاب ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 87۔88۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہی چیزیں، دولت بھی اور امارت بھی ہیں جو احکامات کی بجا آوری سے روکتی ہیں اور جب احکامات پر عمل نہ ہو تو پھر توحید سے انسان دور ہو جاتا ہے۔

آپ کا ایک الہام ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ۔ (اس کے بارہ میں) آپ سے سوال کیا گیا کہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے یہ تو توحید کے خلاف ہے۔

فرمایا کہ ’’اَنْتَ مِنِّیْ تو بالکل صاف ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض اور نکتہ چینی نہیں ہو سکتی۔ میرا ظہور محض اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے ہے اور اسی سے ہے۔‘‘ یعنی اَنْتَ مِنِّیْ کا مطلب ہی یہ ہے کہ جو کچھ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ

’’یاد رکھنا چاہئے کہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا قرآن شریف میں بار بار اس کا ذکر ہوا ہے وحدہٗ لاشریک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں نہ افعال الٰہیہ میں۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کامل اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان ہر قسم کے شرک سے پاک نہ ہو۔ توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو کیا باعتبار ذات اور کیا باعتبار صفات کے اصل اور افعال کے بے مثل مانے۔‘‘ (اب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے حساب سے یہی سمجھے کہ اسی کی طرف ساری منسوب ہوتی ہیں۔ اسی کی ذات اور صفات جو ہیں وہ ہر چیز پر حاوی ہیں اور جو کام ہیں ان کے جیسے بے مثل نتائج اللہ تعالیٰ پیدا فرما سکتا ہے اور کوئی پیدا نہیں فرما سکتا۔)

فرمایا: ’’نادان میرے اس الہام پر تو اعتراض کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے لیکن اپنی زبان سے ایک خدا کا اقرار کرنے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کی صفات دوسرے کے لئے تجویز کرتے ہیں جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کو محی اور ممیت مانتے ہیں۔‘‘ (زندہ کرنے والا اور مردہ کرنے والا مانتے ہیں۔ مارنے والا مانتے ہیں۔) ’’عالم الغیب مانتے ہیں۔ الحی القیوم مانتے ہیں۔ کیا یہ شرک ہے یا نہیں؟ یہ خطرناک شرک ہے جس نے عیسائی قوم کو تباہ کیا ہے اور اب مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے اُن کے اس قسم کے اعتقادوں کو اپنے اعتقادات میں داخل کر لیا ہے۔ پس اس قسم کے صفات جو اللہ تعالیٰ کے ہیں کسی دوسرے انسان میں خواہ وہ نبی ہو یا ولی تجویز نہ کرے اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے افعال میں بھی کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ دنیا میں جو اسباب کا سلسلہ جاری ہے بعض لوگ اس حد تک اسباب پرست ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ توحید کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ شرک فی الاسباب کا بھی شائبہ باقی نہ رہے۔ خواص الاشیاء کی نسبت کبھی یہ یقین نہ کیا جاوے‘‘ (یعنی جو چیزوں میں خواص ہوتے ہیں ان کے بارے میں یہ یقین نہ کیا جائے۔) ’’کہ وہ خواص ان کے ذاتی ہیں بلکہ یہ ماننا چاہئے کہ وہ خواص بھی اللہ تعالیٰ نے ان میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ جیسے تُربد‘‘ (ایک بوٹی ہے) ’’اسہال لاتی ہے یا سم الفار ہلاک کرتا ہے۔‘‘ (ایک زہر ہے۔) ’’......اب یہ قوتیں اور خواص ان چیزوں کے خود بخود نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں رکھے ہوئے ہیں۔ اگر وہ نکال لے تو پھر نہ تُربد دست آور ہو سکتی ہے اور نہ سنکھیا ہلاک کرنے کی خاصیت رکھ سکتا ہے، نہ اسے کھا کر کوئی مَر سکتا ہے۔ غرض اسباب کے سلسلہ کو حدِّ اعتدال سے نہ بڑھا دے اور صفات و افعال الٰہیہ میں کسی کو شریک نہ کرے تو توحید کی حقیقت متحقق ہوگی اور اسے موحد کہیں گے لیکن اگر وہ صفات و افعال الٰہیہ کو کسی دوسرے کے لئے تجویز کرتا ہے تو وہ زبان سے گو کتنا ہی توحید کو ماننے کا اقرار کرے وہ موحد نہیں کہلا سکتا۔ ایسے موحد تو آریہ بھی ہیں جو اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں لیکن باوجود اس اقرار کے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ روح اور مادہ کو خدا نے پیدا نہیں کیا۔ وہ اپنے وجود اور قیام میں اللہ تعالیٰ کے محتاج نہیں ہیں گویا اپنی ذات میں ایک مستقل وجود رکھتے ہیں۔‘‘ (یہ روح اور مادہ۔) ’’اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا؟ اسی طرح پر بہت سے لوگ ہیں جو شرک اور توحید میں فرق نہیں کر سکتے۔ ایسے افعال اور اعمال اُن سے سرزد ہوتے ہیں یا وہ اس قسم کے اعتقادات رکھتے ہیں جن میں صاف طور پر شرک پایا جاتا ہے مثلاً کہہ دیتے ہیں کہ اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو ہم ہلاک ہو جاتے یا فلاں کام درست نہ ہوتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ اسباب کے سلسلہ کو حدِّ اعتدال سے نہ بڑھاوے اور صفات و افعال الٰہیہ میں کسی کو شریک نہ کرے۔‘‘

فرمایا کہ ’’انسان میں جو قوتیں اور ملکات اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں ان میں وہ حد سے نہیں بڑھ سکتے مثلاً آنکھ اس نے دیکھنے کے لئے بنائی ہے اور کان سننے کے لئے، زبان بولنے اور ذائقہ کے لئے۔ اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کانوں سے بجائے سننے کے دیکھنے کا کام لے۔ زبان سے بولنے اور چکھنے کی بجائے سننے کا کام لے۔ ان اعضاء اور قویٰ کے افعال اور خواص محدود ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے افعال اور صفات محدود نہیں ہیں اور وہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ہے۔ غرض یہ توحید تب ہی پوری ہوگی جب اللہ تعالیٰ کو ہر طرح سے واحد لاشریک یقین کیا جاوے اور انسان اپنی حقیقت کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت سمجھ لے کہ نہ مَیں اور نہ میری تدابیر اور اسباب کچھ چیز ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 1۔2۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ اب اَنَا مِنْكَ کے بارے میں پھر فرماتے ہیں کہ

’’اس کی حقیقت سمجھنے کے واسطے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا انسان جو نیستی کے کامل درجہ پر پہنچ کر ایک نئی زندگی اور حیات طیبہ حاصل کر چکا ہے اور جس کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا ہے اَنْتَ مِنِّیْ۔ جو اس کے قُرب اور معرفت الٰہی کی حقیقت سے آشنا ہونے کی دلیل ہے اور یہ انسان خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی عزت و عظمت اور جلال کے ظہور کا موجب ہوا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک عینی اور زندہ ثبوت ہوتا ہے۔ اس رنگ سے اور اس لحاظ سے گویا خدا تعالیٰ کا ظہور اس میں ہو کر ہوتا ہے‘‘ (جب بالکل خدا تعالیٰ میں ڈوب جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا ظہور اس میں ہو جاتا ہے۔) ’’اور خدا تعالیٰ کے ظہور کا ایک آئینہ ہوتا ہے۔ اس حالت میں جب اس کا ذکر خدا نما آئینہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے یہ کہتا ہے وَاَنَا مِنْكَ۔ ایسا انسان جس کو اَنَا مِنْكَ کی آواز آتی ہے اُس وقت دنیا میں آتا ہے جب خدا پرستی کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا ہے‘‘ (اَنَا مِنْكَ کی آواز جس انسان کو آئے وہ اس وقت آتا ہے جب لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے دور ہٹ چکے ہوتے ہیں اس کا نام و نشان مٹ چکا ہوتا ہے) ’’اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا مَیں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بیخبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 5۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرماتے ہیں کہ ’’توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دے اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کر دے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

صحابہ کا اخلاص بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو تباہ کر دیا۔ نہ عزت کی پروا کی نہ جان کی۔ بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے۔ اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے۔ اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دے کر اخلاص ثابت کیا۔ ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہو گئے تھے جیسے کوئی ڈیوڑھی پر کھڑا سفر کے لئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے۔ لوگوں کے کاموں میں بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتے ہیں کہ یہ کر وہ کر اور وقت مؤجل آ پہنچتا ہے۔ خدا ایسا نہیں کہ کسی کو ضائع کرے۔ یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جاویں گے غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے؟ ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا مگر اس کا اجر اُن کو یہ ملا کہ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہو گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہوا اور کچھ شیطان کا اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے لیکن اصل میں یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 336۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’یقیناً سمجھو۔ اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس کے لئے تمہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔ یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کا کوئی بھی انتہا نہیں ہے۔

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

مَیں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان سب باتوں سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہی مومن ہے اور جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے۔ یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدّم کر لو اور اولاد کی خواہش نہ کرو تو یقینا اور ضروری سمجھو کہ اولاد مل جاوے گی۔ اور اگر مال کی خواہش نہ ہو تو وہ ضرور دے دے گا۔ تم دو کوششیں مت کرو کیونکہ ایک وقت دو کوششیں نہیں ہو سکتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کی سعی کرو۔'' (کوشش کرو۔ جو خدا تعالیٰ کے واسطے دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں انہیں دنیا بھی مل جاتی ہے لیکن یہ شرط ہے کہ ہر قسم کے شرک سے بچو۔)

فرمایا: ''مَیں پھر کہتا ہوں کہ اسلام کی اصل جڑ توحید ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی چیز انسان کے اندر نہ ہو اور خدا اور اُس کے رسولوں پر طعن کرنے والا نہ ہو خواہ کوئی بلا یا مصیبت اس پر آئے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یہ اٹھائے مگر اس کے منہ سے شکایت نہ نکلے۔ بَلا جو انسان پر آتی ہے وہ اس کے نفس کی وجہ سے آتی ہے۔ خدا تعالیٰ ظلم نہیں کرتا۔ ہاں کبھی کبھی صادقوں پر بھی بَلا آتی ہے مگر دوسرے لوگ اسے بَلا سمجھتے ہیں درحقیقت وہ بَلا نہیں ہوتی۔ وہ ایلام برنگ انعام ہوتا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق بڑھتا ہے اور ان کا مقام بلند ہوتا ہے۔ اس کو دوسرے لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے لیکن جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں ہوتا اور ان کی شامتِ اعمال ان پر کوئی بَلا لاتی ہے تو وہ اَور بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے: فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا (البقرة: 11) پس ہمیشہ ڈرتے رہو اور خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو تا ایسا نہ ہو کہ تم خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والوں میں ہو جاؤ۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت میں داخل ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس کو ایسی توفیق عطا کی۔ وہ اس بات پر قادر ہے کہ ایک قوم کو فنا کر کے دوسری پیدا کرے۔ یہ زمانہ لوطؑ اور نوحؑ کے زمانہ سے ملتا ہے۔ بجائے اس کے کہ کوئی شدید عذاب آتا اور دنیا کا خاتمہ کر دیتا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے اصلاح چاہی ہے اور اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 98-99۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہماری بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس تعلیم کو سمجھیں۔ توحید کی حقیقت کو سمجھیں۔

فرمایا کہ ''ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سُستی غافل نہ کر دے'' (دنیا کے نمونے دیکھ کر ان کے پیچھے نہ چل پڑو۔) ''......اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلا دے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کر لے۔'' (دوسرے لوگوں کی دین کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی طرف محبت نہیں ہے تو دیکھا دیکھی اپنے دل بھی کہیں سخت نہ کر لیں۔

فرمایا ''انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔ مگر غیب کی، قضا و قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی۔ تمنّاؤں کا سلسلہ اور ہے، قضا و قدر کا سلسلہ اور ہے۔ اور وہی سچا سلسلہ ہے۔'' (جو قضا و قدر کا ہے۔) ''خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہئے۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 157-158۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہمیشہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کا حقیقی ادراک عطا فرمائے اور ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔

نماز جمعہ کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم عبدالکریم عباس صاحب سیریا کا ہے جو 5رمئی کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انہوں نے 2005ء میں بیعت کی سعادت پائی تھی اور بعد میں آ کے بہت آگے نکلنے والوں میں شامل ہو گئے۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 2009ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ گزشتہ سال مالی حالات کی خرابی کے باعث ملک میں جو حالات ہیں ان پر بھی اثر پڑا۔ اگر بہت دور بھی ہوتے تھے تو کسی رشتے دار کے ہاتھ چندہ ضرور بھجوا دیا کرتے تھے۔ مرحوم شوگر کے مریض تھے اور صحت کافی خراب تھی۔ جسم بھی دبلا پتلا تھا۔ گزشتہ دنوں خرابی صحت اور تکلیف کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے۔

ان کو مکرم ملہم العدس صاحب نے تبلیغ کی تھی اور اپنے صدق و اخلاص کی وجہ سے جلد ہی انہوں نے بیعت کی توفیق پائی۔ لکھتے ہیں کہ آپ نے سچی تلاش حق اور اعلیٰ درجہ کی روحانیت کے باعث زیادہ مطالعہ کے بغیر ہی حق کو قبول کر لیا اور تبلیغ کے ایک ماہ بعد ہی بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ مسجد قبا میں کبار صحابہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اور سب نے سفید لباس پہنا ہوا ہے۔ نیز بیان کیا کہ نماز کے دوران ان کی حالت بہت روحانی تھی۔ مرحوم اس خواب سے بہت خوش تھے۔ کہا کرتے تھے کہ یہ خواب اس بات کا ثبوت ہے کہ میرا بیعت کا فیصلہ درست تھا۔ لیکن اپنی خاکساری کے باعث ہمیشہ پوچھا کرتے تھے کہ کیا میں واقعی صحابہ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہل ہوں۔ جہاں بھی ہوتے تبلیغ کرتے۔ اس بارے میں کسی خوف یا ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ خصوصاً یہ بات اس لئے بھی قابل ذکر ہے کہ آپ اس علاقے میں رہتے تھے جہاں کے رہائشی اپنے عقائد اور عادات کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار نہیں ہوتے۔

شدید بیماری کے باوجود جماعت سے رابطہ رکھتے اور مطالعہ کرتے اور دلائل سیکھتے اور نرمی سے آگے بیان فرماتے۔ بہت نرم دل اور دھیمے مزاج کے طور پر مشہور تھے۔ ہمیشہ یہ ثابت کرتے کہ بیماری کوئی روک نہیں ہے اور ہر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پہنچانے میں حصہ لے سکتا ہے۔ جب تبلیغ کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے تو آنکھیں نمناک ہو جاتیں۔ حق کی بات ہمیشہ جرأت اور بہادری سے کرتے اور سننے والوں کو احساس نہ ہوتا کہ ایسا کلام کوئی دبلا پتلا انسان بھی کر سکتا ہے۔

وفات کے بعد ان کے گھر والے کیونکہ احمدی نہیں تھے ان کی نعش آبائی گاؤں لے گئے اور وہاں احمدی بھی جنازہ نہیں پڑھ سکے۔ بہر حال بعد میں انہوں نے جنازہ غائب پڑھا۔ ہم بھی انشاء اللہ پڑھیں گے۔

ہانی طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ 2009ء میں میرے لئے ویب سائٹ ڈیزائن کرنے کی پیش کش کی۔ میں نے وقت کی کمی کا عذر کیا تو کہنے لگے مجھے صرف مضامین بھجوا دیا کریں۔ باقی کام میں خود کروں گا۔ پھر انہوں نے بہت ہی خوبصورت ویب سائٹ ڈیزائن کی۔ جماعت کی خدمت کے بارے میں اپنی لگن اور شدت کا اور تڑپ کا اظہار کرتے تھے۔ مجید عامر صاحب نے بھی لکھا ہے کہ مرحوم محمد العباس کے ساتھ خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو کتب کے عربی تراجم کی چیکنگ اور دہرائی کے سلسلے میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ اس دوران شدت سے محسوس کیا کہ مرحوم غیر معمولی اخلاص اور باریک بینی سے کام کرنے اور جلد کام کو نپٹانے کے عادی تھے۔ کبھی بیماری کو اس راہ میں آڑے نہیں آنے دیا بلکہ بیماری کا کبھی ذکر تک بھی نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو پڑھ کر بڑی سعادت اور خوشی کا اظہار کرتے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معارف اور تعلیمات جلد عرب لوگوں میں پہنچنے چاہئیں تاکہ وہ بھی اس سے مستفیض ہوں اور ہدایت پائیں۔ خلافت کی محبت میں سرشار تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ❁❁

قطعہ تاریخ ولادت باسعادت

صاحبزادہ مرزا معاذ احمد ابن صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب

''چراغِ دلِ وقاص'' 1435ھ

تاریکیوں کا سایہ بھی آئے نہ آس پاس
روشن رہے ہمیشہ ''چراغِ دلِ وقاص'' 1435ھ
جلتی رہیں گی کیوں نہ مسرت کی مشعلیں
بزمِ مسیحِ پاک کا ہر اک دیا ہے خاص

ہدیہ عقیدت از عبدالکریم قدسیؔ

مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کی شہادت پر

شان سے مہدی علی نے کی لہو سے گفتگو
آیا تھا وہ خدمت خلقِ خدا کے واسطے
عہدِ بیعت کو نہ چھوڑا جسم چھلنی ہو گیا
صف بہ صف مہدی علی آتے رہیں گے دوستو
کس محبت سے کیا مرشد نے اس کا ذکرِ خیر
اے امام وقت ہم کو اپنے بچوں کی قسم

کیا ملی ہے اس کے وقف عارضی کو آبرو
اور شفا کے بانٹنے نکلا تھا وہ جام و سبو
ہو گیا ظلم و جفا کے سامنے وہ سُرخرو
کرتے جائیں گے جو تقسیم محبت کُو بہ کُو
اس کے ذکر خیر کی پھیلی ہے خوشبو چارسو
سرنگوں ظالم کے آگے ہم کو دیکھے گا نہ تو

ہم نے عہدِ بیعت کو قدسیؔ لہو سے ہے لکھا
ہونے دیں گے ہم نہ اس کی آبرو، بے آبرو

(از۔ عبدالکریم قدسیؔ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ: جماعت احمدیہ کے 125 یوم تاسیس... از صفحہ 1

کو ڈیڑھ گھنٹہ تھا جبکہ پروگرام میں وقت کی قلت محسوس ہونے پر باقی دو دن پروگرام کے دورانیہ میں آدھ گھنٹہ اضافہ کردیا گیا۔

اس پروگرام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت سیرت سے متعلق مختلف امور پر گفتگو کی جاتی رہی جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانہ میں دنیا کی مذہبی اور اقتصادی اور سماجی حالت، آپؑ کی ولادت، بچپن اور نوجوانی کا زمانہ، تعلق باللہ کے واقعات، حضور علیہ السلام کی اسلامی خدمات، علمی کارنامے، نشان نمائی، عربی زبان میں اعجازی نشان، بیعت اولیٰ کے تاریخی واقعات، آپ علیہ السلام کی مہمان نوازی اور آپؑ کی وفات وغیرہ کے موضوعات شامل رہے۔

تینوں دن اس پروگرام کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصائد انی صدوق مصلح، یا قلبی اذکر احمدا اور انی من اللہ العزیز الاکبر خوش الحانی کے ساتھ سنائے جاتے رہے اور اس کے ساتھ سکرین پر مقاماتِ مقدسہ کے مناظر اور قدرت کے خوبصورت نظارے چلتے رہے۔ پروگرام کے آخری دن کی نشریات میں محترم تمیم ابو دقہ صاحب کا تحریر کردہ قصیدہ بھی ہدیۂ ناظرین کیا گیا۔ اس سہ روزہ پروگرام کے دوران وقفہ وقفہ سے قادیان اور ہوشیار پور کے درج ذیل مقاماتِ مقدسہ کے تعارف پر مشتمل مختصر دورانئے کے ڈاکیومنٹری پروگرام دکھائے گئے:

کمرہ پیدائش، بیت الریاضت، الدار، مسجد مبارک، بیت الفکر، بیت الدعا، مسجد اقصیٰ، منارۃ المسیح، خطبہ الہامیہ، ہوشیار پور، کمرہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب 'حقیقۃ الوحی' تصنیف فرمائی، فضل عمر پرنٹنگ پریس، دار البیعت لدھیانہ اور بہشتی مقبرہ۔

پروگرام کی لائیو نشریات کے دوران تینوں دن کثرت سے عرب دوستوں کی کالز موصول ہوئیں جن میں سے وقت کی رعایت کے پیشِ نظر کچھ کالز پروگرام میں شامل کی جاسکیں۔

مزید برآں دنیا بھر سے مختلف ممالک مثلاً انڈیا، پاکستان، جرمنی وغیرہ سے اردو مبارک باد کے پیغامات بھی کنٹرول روم میں موصول ہوتے رہے۔

حضور انور کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/مارچ 2014ء میں ذکر فرمایا کہ حضورِ انور اس عربی پروگرام میں ازراہِ شفقت ایک خصوصی پیغام عطا فرمائیں گے۔ دنیا بھر سے احباب اس بابرکت لمحے کا بہت چاہت سے انتظار کر رہے تھے کہ کب ہمارے آقا اس خصوصی ٹرانسمشن کے ذریعے اپنے خدام سے مخاطب ہوں اور ان کی دید کی پیاس بجھے۔ چنانچہ اس پروگرام کا مرکز و محور عرب دوستوں کے نام سیدنا ومولانا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عربی زبان میں ولولہ انگیز، روح پرور، تاریخ ساز اور حد درجہ بصیرت افروز پیغام اس پروگرام کے آخری روز یعنی مؤرخہ 23/مارچ کے دن بطور 'ختام' پیش کیا گیا۔

اس سے قبل جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر مسجدِ اقصیٰ قادیان میں ایک عربی خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو کہ 'خطبہ الہامیہ' کے نام سے روحانی خزائن کی جلد نمبر 16 میں محفوظ ہے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 1924ء میں ہونے والے سفرِ یورپ کے دوران عرب ممالک میں عرب علماء اور دیگر عرب مسلمانوں کو عربی زبان میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے سفر یورپ 1955ء میں بھی دمشق میں قیام کے دوران ایک خطبہ جمعہ فصیح و بلیغ عربی زبان میں ارشاد فرمایا تھا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا قدم ہر آن ترقی کی جانب گامزن ہے۔ 23/مارچ 2014ء کا دن نہ صرف تاریخ احمدیت بلکہ تاریخ مذاہبِ عالم میں ہمیشہ ایک سنگِ میل کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا کہ اس بابرکت موقع پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چہار دانگِ عالم میں بسنے والے عرب دوستوں کے نام اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک یعنی عربی میں mta انٹرنیشنل کے ذریعہ پیغام ارشاد فرمایا۔ اس پیغام کا رواں ترجمہ اردو، انگریزی، فرنچ، جرمن اور بنگالی زبانوں میں بھی پیش کیا گیا۔

عرب احباب کے تأثرات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ 28/مارچ 2014ء میں فرمایا کہ "قادیان سے عرب دنیا کے لئے تین دن پروگرام ہوتا رہا ہے اس نے تو دنیا میں، عرب دنیا میں تہلکہ مچا دیا" چنانچہ اس پیغام کو سننے کے بعد عرب دوستوں نے بذریعہ ٹیلیفون، ای میل، فیکس و خطوط جس والہانہ انداز سے اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کیا ان میں سے چند ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

محترمہ مروی احمد شبوطی صاحبہ۔ لندن:

"حضور آپ کو یوم مسیح موعود اور اس تاریخی خطاب کی بہت بہت مبارک ہو، اللہ اللہ کیا ہی عظیم الشان اور زبردست مؤثر خطاب تھا، خطاب کا ہر ہر لفظ ہی مؤثر تھا خصوصاً اس وقت جب آپ اسے عربوں کے سامنے عربی میں بیان فرما رہے تھے پہاڑوں جیسی تاثیر تھی، اللہ آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ انشاء اللہ عظیم فتح قریب ہے۔

لبیک یا امیر المؤمنین! میں آپ سے عہد کرتی ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو پوری دنیا میں ہر جھنڈے سے بلند تر لہرانے کے لئے مَیں اپنا تن من دھن اور اپنے بیٹے بیٹیاں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے قربان کروں گی۔ اللہ کرے کہ یہ خطاب عرب بھائیوں کے دلوں پر اثر کرے اور عنقریب ہم کروڑوں احمدیوں کو فوج در فوج احمدیت میں داخل ہوتے دیکھیں۔"

مکرم مصطفی صاحب۔ سعودیہ:

"سیدی! آپ کے خطاب کی حلاوت اور جوش کو ملاحظہ کر کے دل میں خشوع اور آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ یوم مسیح موعود کی مبارک قبول فرمائیں۔"

مکرم وسام صاحب۔ کویت:

"میری خوشی اور خوش بختی کی انتہا نہیں ہے اور میں اپنے جذبات کی ترجمانی کرنے سے قاصر ہوں۔ حضور انور کی زبان مبارک سے نکلنے والا ہر لفظ میرے کانوں کی بجائے سیدھا دل پر اتر رہا تھا اور دل کے تاروں کو ہلانے کے ساتھ ساتھ اسے ایک بے مثال جوش سے بھرتا اور چہرے پر بشاشت بکھیرتا جا رہا تھا۔ ایسے لگتا تھا کہ جیسے کسی خوبصورت چہرے نے نقاب ہٹا کر میرا دل موہ لیا ہے۔

حضور انور کا عربی زبان میں خطاب سننے کے بعد میں کہتا ہوں کہ کاش ہر روز یومِ مسیح موعود علیہ السلام ہو جائے، اور کاش کہ میں بھی آپ کے در پر خادم بن کر پڑا رہوں۔ کاش کہ میں وہ ریت اور گلیوں کے وہ پتھر بن جاؤں جن پر عرب ممالک کی زیارت کے وقت حضور انور کے قدم مبارک پڑیں گے۔ ان شاء اللہ۔"

مکرم جمال صاحب۔ مراکش

"سیدی ہم یہاں مقامی جماعت کے بعض افراد کے ساتھ یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے لئے جمع ہوئے تھے جس کے دوران حضور انور کا خطابِ جلیل سنا۔ اس موقعہ پر تمام حاضرین کے جذبات عجیب تھے۔ بعض پر خدا تعالیٰ کی اس نعمت و عطا پر حمد و ثناء کی وجہ سے وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ بعض خدا کے حضور سجدۂ شکر میں چلے گئے اور بعض کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

سیدی! حضور کے خطاب کی عظیم الشان تاثیر ظاہر ہوئی۔ اس نے ہر احمدی کے دل میں بلکہ ہر نیک فطرت شخص کے دل میں حضور انور کی محبت کو راسخ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عربوں سے اس محبت پر آپ کو بے انتہا جزاء عطا فرمائے۔ یہ محبت دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربوں سے محبت کا عکس ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی لائی ہوئی کتاب کی محبت کے مشکوٰۃ سے پھوٹنے والی ہے۔

"آخر پر میں حضور انور کی خدمت میں اپنی محبت، شکر اور احسان مندی کے جذبات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ آپ نے گزرے زمانے کی یاد تازہ فرما دی اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عید والے دن مسجد اقصیٰ میں عربی زبان میں ارشاد فرمودہ خطبہ الہامیہ یاد آ گیا۔"

مکرم تمیم صاحب۔ اردن:

"سیدی، خاکسار نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کے موقع پر حضور انور کا عربی زبان میں خطاب سنا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کو خاص خارق عادت توفیق سے نوازا۔ اور آپ کے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی اسلوب کی روح پھونک دی۔ حضور انور کا خطاب جمالِ مضمون کے ساتھ جمالِ زبان و بیان کا بھی حسین امتزاج تھا۔ حضور انور کا خطاب عربوں کے لئے ایک قیمتی تحفہ تھا جس نے ہر چھوٹے بڑے کے دل کو فرحتوں اور مسرتوں سے بھر دیا اور عربی زبان میں پیارے آقا کی باتیں سننے کی پیاس بھی بجھائی۔

مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ حضور انور کا یہ خطاب آپ کی قرآن کریم سے گہری وابستگی اور شدید محبت کا عکّاس ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ کیونکہ آپ خدا کے خلیفہ ہیں اور نبی کریم کی عترت طیبہ میں سے ہیں۔ جس خدا نے حضور انور کو قرآن کریم کی باطنی برکات کے فیوض سے مالا مال فرمایا ہے اس نے آپ کو قرآن کریم کی ظاہری برکات کا فیض بھی عطا فرمایا ہے۔ ان دونوں باتوں کا اظہار آج ہم نے اس خطاب کی صورت میں دیکھ لیا۔

سیدی حضور انور کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئندہ بھی مختلف مواقع پر حضور عربوں کو ایسی شفقتوں سے نوازتے رہیں کیونکہ اس کا ان پر بہت غیر معمولی اثر پڑے گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔"

مکرم ماہر صاحب۔ تیونس:

"سیدی حضور انور کا عظیم خطاب سن کر اور اسلام کے لئے حضور انور کے درد کو جان کر جذبات پر قابو نہ رہا۔ آپ کا خطاب حدیث نبوی: ہر ایک نگران ہے اور اسے اسکی رعیت کے بارہ میں پوچھا جائے گا، کی عملی تصویر تھا۔

پیارے آقا کا خطاب بے شمار عظیم برکات کا مجموعہ تھا اور آپ کی عظیم شخصیت اور عظیم ایمان و اخلاص کا عکّاس تھا۔ آپ نے عربی زبان میں یہ خطاب فرما کر عربی زبان کی اور ہم عربوں کی عزت افزائی فرمائی ہے۔ حضورِ انور کی باتوں سے ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ آپ کو عربوں کا کس قدر خیال ہے اور آپ ان کے لئے ہر قسم کی خیر کے متمنی ہیں۔ اور آپ کے عربوں سے محبت کے بارہ میں غیر معمولی جذبات کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ جب میں آپ کا عربی خطاب سن رہا تھا تو میرا دل خوشی سے پھولے نہ سماتا تھا ایسے لگتا تھا جیسے میں کسی جنت میں داخل ہو گیا ہوں۔

حضور انور کے خطاب کا ہر ہر لفظ اس بات کی دلیل تھا کہ یہ ایک امن و سلامتی کے سفیر کے دل سے نکل رہا ہے جو ہر انسان کے لئے یہی چاہتا ہے کہ اسے بھی روحانی تسکین اور سلامتی مل جائے نیز یہ بھی خواہش رکھتا ہے کہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی مخفی روح کے ذریعہ آسمان سے حضور انور کی تایید ہو رہی تھی اور حضور کی زبانی وہ روح بول رہی ہے۔"

مکرمہ جہاد صاحبہ۔ مصر:

"ہماری حیرت اور خوشی کی انتہا نہ تھی۔ میں نے قبل ازیں خواب میں بھی دیکھا تھا کہ حضورِ انورِ میرے ساتھ عربی زبان میں گفتگو فرما رہے ہیں۔ اب حضور انور کو اپنے سامنے جاگتی آنکھوں سے عربی زبان میں بولتے سنا تو بہت خوش ہوئی۔"

مکرم ہشام صاحب۔ مصر:

"یہ خطبہ نہایت اعلیٰ اور دلائل و براہین سے معمور تھا۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ احیاء اسلام کی مشعل اب اس کے ہاتھ میں ہوگی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق رجال فارس کا پیرو کار ہوگا۔

اے وہ شخص جس سے انبیاء کی خوشبو پھوٹتی ہے، آپ نے ہمارے دلوں کی تشفی کر دی، ہم آپ کو براہ راست بغیر کسی ترجمان کے سن رہے تھے اور سمجھ رہے تھے۔ آپ نے ہمارے سینے ٹھنڈے کر دیئے اور ہمارے سر فخر سے بلند کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح پر فتح عطا کرتا چلا جائے آمین۔"

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مکرم جہاد صاحب۔اردن:

’’آج اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا پر عمومًا اور اہل عرب پر خصوصًا حضور انور کے خطاب کی صورت میں نعمت اتاری ہے۔اس خطاب کو سننے کے دوران میرے جذبات میں عجیب تلاطم تھا۔خوشی اور فخر کے جذبات امڈ آئے تھے۔ میرا دل چاہتا تھا کہ اپنے گھر کے باہر سڑک پر نکل کر بلند آواز سے کہوں کہ اَللّٰہُ اَکْبَر، جَاءَ الْمَسِیْح ۔ان جذبات میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی نصرت او رغلبہ کے جلد ملنے پر خوشی کے جذبات بھی تھے اور نہ ماننے والے لوگوں کے بارہ میں خوف بھی تھا۔

اس خطاب کے کلمات ہمارے لئے ایسا راستہ متعین کرتے ہیں جو صراط مستقیم ہے۔میرے خیال میں اس خطاب سے ایک نئے عہد کا آغاز ہوا ہے۔‘‘

محترمہ نسیبہ صاحبہ۔الجزائر:

’’حضور! آپ کے دیدار اور خطاب سے متاثر ہونے کے جذبات کی ترجمانی میری آنکھوں سے امڈ آنے والے آنسوؤں سے اچھی کوئی چیز نہیں کر سکتی، جبکہ میں پوری عقل اور دل اور روح کے ساتھ اپنے میاں کے ساتھ بیٹھی یہ عظیم خطاب سن رہی تھی۔

مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا میں خود حضور انور کی مجلس میں موجود ہوں اور آمنے سامنے آپ کا خطاب سن رہی ہوں۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ اتنا عظیم الشان عربی کلام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا، حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بھی جس میں عربوں کو مخاطب کیا ہے حالانکہ میں نے اسے کئی دفعہ پڑھا ہے لیکن آج ایک نئی شان اور عظمت کے ساتھ سنا اور اس کی قوی اور بلیغ تاثیر کو محسوس کیا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے حضور علیہ السلام خود ہم سے مخاطب ہیں اور میں آپ کے سامنے بیٹھ کر اسے سن رہی ہوں۔ ابھی تک اس واقعہ کا اثر میرے دل پر ہے۔ اور آپ کے چہرہ مبارک کا نور اور ضیاء اور برکت ہم پر جلوہ گر ہوئی۔‘‘

مکرم کریم صاحب۔یمن:

’’خدا تعالیٰ نے اس مبارک دن سے ہمارا اکرام کیا ہے کہ حضور انور خود تمام عربوں کو اُن کی اپنی زبان میں پیغام پہنچا رہے ہیں۔إِنَّا مَعَكَ يَا مَسْرُوْرُ ۔اللہ آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔‘‘

محترمہ یسریٰ صاحبہ:

’’جونہی میں نے یہ سنا کہ حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں ہمیں پیغام دیں گے تو دل میں غیر معمولی جذبات موجزن ہوئے، لیکن حیرت نہیں ہوئی کیونکہ میرا دل یہ کہتا تھا کہ ان مبارک دنوں میں کوئی خاص واقعہ ہوگا۔ یہ واقعہ بہر حال اس سے بہتر نہیں ہوسکتا کہ حضور ہمیں خود ہماری زبان میں خطاب فرمائیں۔ اس کے جواب میں لبیک یا امیر المؤمنین ہی عرض کرتی ہوں۔‘‘

مکرم غلاوی عثمان صاحب۔اٹلی:

’’حضور کل کا دن بڑا ہی مبارک اور عظیم دن تھا۔ خطاب سن کر میری تو آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ آپ کی آواز ایک دوا کے طور پر تھی۔ ہماری خواہش ہے کہ آئندہ آپ تمام خطاب عربی میں ہی فرمایا کریں۔‘‘

محترمہ رقیق صاحبہ۔الجزائر:

’’اس خطاب نے ایک زلزلہ برپا کر دیا ہے۔اے خدا بیشمار دلوں کو اس طرف مائل کر دے۔

یہ خطاب تو پتھروں میں بھی حرکت پیدا کرنے والا ہے چہ جائیکہ انسانی دل۔حضور کے اس خطاب کی عظمت اور تاثیر ساری عمر میرے دل میں رہے گی۔حضور کا خطاب سن کر دل بڑے جوش سے دھڑک رہا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضور سامنے کھڑے خطاب فرما رہے ہیں۔ اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔‘‘

مکرم بوزید یزید صاحب۔اٹلی:

’’حضور! میری بڑی تمنا تھی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کسی عربی کلام کی ریکارڈنگ موجود ہوتی، لیکن حضور کا خطاب سن کر یوں لگا کہ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ہمارے سامنے خطاب فرما رہے ہیں۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔‘‘

محترمہ امۃ الحئی ورنا محمد شریف صاحبہ ۔کبابیر:

’’جونہی آپ کی تصویر ایم ٹی اے پر نظر آئی اور آپ نے عربی میں بولنا شروع فرمایا تو خوشی اور سعادت سے ہمارے آنسو نکل آئے۔‘‘

مکرم محمد صاحب۔سیریا مقیم ترکی:

’’حضور! آپ کے خطاب کو سن کر ایسا لگا کہ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بنفس نفیس خطاب فرما رہے ہیں اور ایسے موقعہ پر میں تو خود پر کنٹرول نہیں رکھ سکا اور رواں آنسوؤں کے ساتھ سجدہ میں گر گیا اور یوں محسوس ہوا کہ میرے اندر ایک نئی روح آ گئی ہے۔جب آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربوں کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے تو میں نے کہا بالکل سچ ہے کہ عربوں کی اصلاح اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے بغیر نہیں ہوسکتی۔اگر کسی گروہ کے پاس نور محمدی ہوتا تو وہ یقینا ان عربوں کو منظم کرنے اور ان کی اصلاح میں کامیاب ہو جاتا۔جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے وہ یقینا عربوں سے بھی محبت رکھتا ہے۔‘‘

مکرم سامح صاحب۔مصر:

’’جس طرح عربی زبان کو یہ فخر حاصل ہے کہ قرآن کریم عربی میں ہے، اب اسے ایک اور فخر اور جمال حاصل ہوا ہے کہ اس زمانہ میں انسانیت کے لئے فخر انسانیت کی زبان میں کلام ادا ہوا۔ سیدی امام الزمان حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدک اللہ بنصرہ العزیز ،آپ نے عربی میں خطاب فرما کر ہمارے دلوں کو ٹھنڈ پہنچائی ہے اور ہمارے دلوں کو موہ لیا ہے۔ مجھ پر تو سارے خطاب کے دوران ہی ہیبت اور جلال طاری رہا۔‘‘

مکرم مازن صاحب سیریا مقیم مصر:

’’سیدی! ہم نے آپ سے شرف حاصل کیا اور پھر آپ کے خطاب سے مشرف ہوئے جس سے آپ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عربوں کے لئے محبت چھلکتی تھی۔ حضور! آپ نے خوش کر دیا ہے اور ہمیں غریب الوطنی کے ہم وغم کو بھلا دیا ہے۔ میں نے محسوس کیا میرا دل خوشی سے سینے سے باہر نکل گیا اور آپ کے ساتھ چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جا پہنچا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت و مہربانی سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر دست مبارک رکھا۔آپ کا یہ فقرہ بہت دل کش ہے گویا آپ کی زبان مبارک سے موتی اور مَرجان جھڑ رہے ہیں۔

میں نے یہ تاریخ نوٹ کر لی ہے کہ اس دن احمدی عربوں کے لئے دو عیدیں تھیں اور مجھے یقین ہے کہ عربوں کے لئے یہ ایک عظیم موڑ ہے اور انہیں بکثرت امام الزمان پر ایمان لانے کی توفیق ملے گی۔ حضور آپ کا پیغام ہمیں پہنچ گیا ہے اور ہم بدل و جان عرض کرتے ہیں لبیك یا امیر المؤمنین سمعًا و طاعةً۔‘‘

مکرم ربیع مفلح صاحب۔کبابیر:

’’حضور انور کے عربی خطاب نے ہمارے اور ان تمام لوگوں کے دلوں پر گہرے نقوش چھوڑے جن کو میں نے یہ خطاب سننے کو کہا تھا۔حضور انور کے الفاظ کی ادائیگی اور طرز بیان بہت اچھا تھا۔میری درخواست ہے کہ آئندہ بھی حضور کبھی کبھار عربی میں خطاب فرمایا کریں۔‘‘

مکرم اسحاق صاحب۔اردن:

’’حضور انور کا عربی میں خطاب سن کر بے اختیار منہ سے نعروں کی صورت میں اللہ اکبر اللہ اکبر نکل گیا۔سارے گھر والے میرے نعروں کا سبب معلوم کرنے کے لئے جمع ہو گئے اور حضور کا خطاب سننے بیٹھ گئے اور حضور انور کے واضح اور خوبصورت کلام سے سب بہت محظوظ ہوئے۔‘‘

مکرم الیاس صاحب۔کینیڈا:

’’حضور کا اس تاریخی موقع پر خطاب کرنا ہم عربوں کے لئے بہت باعث عزت وشرف ہے۔ پھر ساتھ حضرت مسیح موعود کے کلام کا کچھ حصہ سونے پر سوہاگہ تھا۔حضور انور کے کلمات نے دوبارہ ہمیں سستیاں دور کرنے اور اپنی ذمہ واریوں کو سمجھنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ ہم ایک بار پھر لبيك لبيك کہتے ہوئے جاء المسيح جاء المسيح کا پیغام دنیا میں پھیلائیں گے۔‘‘

مکرمہ یمنہ صاحبہ۔فرانس:

’’حضور کے خوبصورت کلام نے ہمارے دلوں کو موہ لیا اور ہمیں گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں پہنچا دیا۔‘‘

مکرمہ فجر صاحبہ، اہلیہ مکرم تمیم صاحب:

’’حضور انور کا عربی میں خطاب سن کر بہت خوشی ہوئی۔ ہم سب حضور انور کی عربوں پر اس ذرہ نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔‘‘

مکرمہ منال موسی اسعد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب:

’’حضور انور کی زبان سے عربی میں خطاب سن کر میرے جو احساسات ہیں ان کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی۔حضور انور کا اس تاریخی خطاب پر شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔‘‘

مکرمہ خلود مناع عودہ صاحبہ۔کبابیر:

’’حضورِ انور کے عربی میں خطاب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔حضور کے کلمات تمام سننے والوں کے دلوں کی گہرائیوں تک پہنچے، الحمد للہ۔حضور انور کا خطاب احمدی بلکہ تمام عربوں کے لئے ایک عظیم تحفہ تھا۔‘‘

مکرم معاذ عمر صاحب۔کبابیر:

’’ہم حضور انور کی آواز پر صدق دل سے لبیک کہتے ہیں۔جب میں حضور کا خطاب سن رہا تھا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی خواب دیکھ رہا ہوں اور دل سے دعا نکلی کہ کاش یہ خواب کبھی ختم نہ ہو۔آنکھوں سے خوشی کے آنسو رواں تھے۔‘‘

مکرمہ نور صاحبہ۔گھانا:

’’دھڑکتے دلوں کے ساتھ حضور انور کا عربی میں خطاب سنا۔دعا ہے کہ یہ دن اور یہ خطاب ساری دنیا کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو اور تمام لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔‘‘

مکرم قاسم صاحب۔اردن:

’’یوم مسیح موعود کے تاریخی موقع پر آپ نے عربی میں خطاب کر کے جو ذرہ نوازی فرمائی ہے اس پر حضور انور کا ہزاروں بار شکریہ ادا کرتا ہوں۔اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ہم حضور سے عہد کرتے ہیں کہ ہم خلافت کے ہمیشہ مخلص اور وفادار رہیں گے اور ہر چیز اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔

مکرم عصام صاحب۔مراکش:

’’جب حضور انور عربی میں خطاب فرما رہے تھے تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ شعر یاد آ رہا تھا جس میں حضور نے فرمایا ہے: عِیْدٌ لِاَقْوَامٍ لَنَا عِیْدَانِ یعنی دوسروں کی تو ایک عید ہے لیکن ہمارے لئے دو عیدیں ہیں۔

مکرم عز الدین صاحب:

’’حضور انور کا عربی خطاب سنا، یوں لگتا تھا جیسے الفاظ حضور انور کے منہ سے نہیں بلکہ دل سے نکل رہے ہوں۔ان میں سے نور نکل رہا تھا جو ہر طرف پھیل رہا تھا۔‘‘

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

مکرم ہانی صاحب۔ مصر:

’’میرے خیال میں یہ ایم ٹی اے کا سب سے اچھا پروگرام تھا۔ حضور انور کا عربی میں خطاب ایک خوبصورت surprise تھا۔ خوشی سے دل بلّیوں اچھل رہے تھے۔ یوں محسوس ہوا جیسے دل سے ایمان کا ایک چشمہ پھوٹ رہا ہے۔ حضور انور کے کلمات دل میں اترے جارہے تھے۔ ان کے عجیب اثر سے آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔

مکرم عبد القادر صاحب و فیملی۔ فلسطین:

’’سیدی! آپ کو پہلی دفعہ عربی زبان میں خطاب فرماتے سن کر عظیم فرحت و سعادت کا احساس ہوا۔ جب آپ ’’سیدی و مطاعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ کے الفاظ ادا فرماتے تھے تو ان کا ہمارے دلوں پر غیر معمولی اثر ہوتا تھا۔ کاش عربوں کو آپ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس عظیم محبت پر اطلاع ہو۔‘‘

مکرم ماہر صاحب۔ سیریا:

’’میں اس خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں اور خوشی سے جھومنے لگا، میری سعادت اور خوشی کے اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔‘‘

مکرمہ بشریٰ صاحبہ: سپین

’’میں نے خطاب کے دوران الفاظ پر غور نہیں کیا کیونکہ آپ کی آسمانی عربی آواز کو سن کر ہی مخمور ہو رہی تھی اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ میرے حبیب رسول اللہ مجھے بلا رہے ہیں۔

بچپن میں میری خواہش ہوتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھوں اور آپ سے باتیں کروں۔ اب آپ کے خطاب کو سن کر مجھے بالکل ایسا ہی محسوس ہوا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار مقدس میں حاضر ہوں۔ آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ ختم نہیں ہوتے۔ آپ کے شکریہ کا حق ادا کرنے کے لئے تو کئی صفحے چاہئیں۔ آپ کی محبت و شفقت ہمارے لئے والدین سے بھی زیادہ ہے۔‘‘

پھر ایک اور خط میں لکھتی ہیں:

’’سیدی! یہ خط مصر کے چار نونہالان جماعت سارہ، مریم (جو میری بچیاں ہیں) اور ادہم اور سلمی (جو کہ برادرم احمد رضا صاحب کے بچے ہیں) کی طرف سے ہے۔ وہ کہتے ہیں: حضور ہمیں آپ سے بہت محبت ہے۔ کل ایک بڑی پیاری بات ہوئی کہ آپ کے خطاب سے قبل اچانک لوڈ شیڈنگ کے معمول کے مطابق بجلی منقطع ہوگئی۔ لیکن ہم خاموش بیٹھے رہے اور دعا کرنے لگے اور خدا کی قدرت کہ عین آپ کے خطاب کے وقت صرف نصف گھنٹہ کے بعد بجلی آگئی حالانکہ عام طور پر بجلی ایک گھنٹے سے زیادہ جاتی ہے۔ الحمد للہ ہم نے خطاب سنا اور بہت خوش ہوئے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں احمدیت کے خادم بنائے۔‘‘

مکرم ہانی طاہر صاحب: لندن

’’سیدی! عظیم الشان تاریخی خطاب کی مبارک باد قبول فرمائیں جس نے ہماری روحانیت میں اضافہ کیا اور ہر احمدی پر اثر انداز ہوا۔ خطاب کا مضمون بہت دلکش تھا اور اس میں منظر کشی بہت پیاری تھی جہاں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا ذکر فرمایا، ایسا خیال کسی ملہم کو ہی آسکتا ہے۔‘‘

مکرم منصور صاحب، مکرم رضوان صاحب، مکرم بلقاسم صاحب۔ فرانس:

’’حضور آپ کے عربی خطاب نے ہم سب پر بہت اثر کیا ہے اور ہمیں آپ کو لکھتے ہوئے بڑی سعادت کا احساس ہو رہا ہے۔‘‘

محترمہ سریہ ولید صاحبہ۔ کبابیر:

’’اللہ کرے کہ یہ پیغام اس کرہ ارض کے تمام ساکنان کے دلوں میں داخل ہو اور انہیں یقین ہو کہ مسیح آگیا ہے۔‘‘

مکرم سماح صاحبہ۔ فلسطین:

’’حضور کی زبان سے عربی میں خطاب سن کر جو احساس تھا اس کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ حضور انور کا پہلا جملہ ہی ہمارے لئے اس لحاظ سے کافی تھا کہ جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کم ہے۔ حضور کا خطاب بہت مؤثر تھا۔‘‘

مکرم قاسم صاحب۔ لبنان:

’’حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطاب نے قلب و روح کو نیک اثر، روحانیت اور اطمینان سے بھر دیا۔ حضور انور کی شیریں آواز اور آپ کی زبان مبارک سے عربی کلمات کی ادائیگی نے دل کے تاروں کو چھولیا، اور یہ بات روحانی سیری کا باعث ٹھہری۔

میں نے اپنے دل میں حضور انور کے دل کی دھڑکن اور سینے کے غم کو محسوس کیا۔ میں نے حضور انور کو دیگر زبانوں میں بھی بات کرتے ہوئے سنا ہے لیکن عربی زبان میں بات سننے کا اپنا ہی حسن تھا۔‘‘

مکرم ڈاکٹر محمد مسلم صاحب:

’’الحمد للہ۔ آج کا دن عربوں کے لئے ایک ایسی یادگار عید ہے جسے کبھی بھلایا نہ جاسکے گا۔ سیدی امیر المؤمنین! آپ پر میرے ماں باپ اور اولاد اور میرا سب کچھ قربان ہو۔ آج ہم آپ سے آپ کی اطاعت کے عہد کی تجدید کرتے ہیں۔‘‘

مکرم نزار نصری صاحب۔ سپین:

’’یہ ہمارے لئے ایک اعزاز ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی کتاب اور اسکے رسول کی زبان میں حضور انور کے خطاب کو سننے کا موقعہ ملا۔‘‘

مکرمہ شعار صاحبہ۔ سیریا:

’’میں اپنے جذبات کو بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ حضور انور کے عربی خطاب نے ہمارے سینے ٹھنڈے کر دیئے۔ ہمیں آج کے دن عید کی سی خوشی ہو رہی ہے۔‘‘

مکرم اشرف صاحب۔ فلسطین:

’’اے امیر المؤمنین! اے امیر القلوب! میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا، اور آنکھوں سے آنسو جاری کرا دیئے۔

سیدی آپ نے اس خطاب میں ہمیں مددگار بننے کے لئے بلایا ہے، اس کے جواب میں ہم لبیک کہتے ہیں۔ ہم اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تا اسلام کے غلبہ کا خدائی وعدہ پورا ہو سکے۔‘‘

مکرم منصور صاحب۔ لبنان:

’’پیارے حضور کے عربی زبان میں خطاب نے ہمارے سینوں میں ٹھنڈ ڈال دی ہے اور ہم چاہتے تھے کہ کاش یہ خطاب چلتا رہتا اور کبھی ختم نہ ہوتا۔‘‘

مکرم طالبی صاحب۔ الجزائر:

’’حضور انور کا خطاب ایک سیلِ رواں تھا اور نورٌ علیٰ نور کی کیفیت لئے ہوئے تھا۔‘‘

مکرم یوسف صاحب سیریا:

’’حضور انور کے خطاب کی بہت بہت مبارک ہو۔ ہم سب احمدیوں کا فرض ہے کہ آج کے دن حضرت مسیح موعود کی سچائی ثابت کرنے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔‘‘

مکرم نشوان صاحب۔ صنعاء، یمن:

’’جب حضور انور نے خطاب شروع فرمایا تو میرے بدن پر ایک عجیب ہیبت، رعب اور کپکپی طاری ہوگئی۔ میرے قلب و روح اور تمام اعضاء میں ایک غیر معمولی احساس کے ڈیرے تھے۔ میرا دل ایک ایسے طائر کے دل کی طرح دھڑک رہا تھا جس نے ابھی ابھی ہواؤں میں پرواز کرنا سیکھا ہو اور وہ چاہتا تھا کہ حضور انور کے کندھے مبارک پر جا بیٹھے اور حضور انور سے معانقہ کرے اور آپ کے سر مبارک اور چہرہ شریف کے بوسے لے۔

حضور انور کے خطاب کے دوران میں چشم تصور سے ان کروڑہا احمدیوں کو بھی دیکھ رہا تھا جو تمام دنیا میں حیرانی اور تعجب کی تصویر بنے ٹی وی کے سامنے ایسے بیٹھے تھے جیسے انکے سروں پر پرندے ہوں۔ اس تصور نے میری آنکھوں کو آنسوؤں سے بھر دیا اور ایک عجیب سرور و خشوع کی کیفیت طاری ہوگئی۔‘‘

مکرمہ اسماء صاحبہ۔ فلسطین:

’’حضور انور کا عربوں سے عربی زبان میں خطاب ایک انمول تحفہ تھا۔ عربوں کی حالت پر آنکھیں اشکبار ہیں۔ آج عربی امت عزتوں کے بعد ذلتوں کی اتھاہ گہرائیوں میں گری ہوئی ہے۔ اب حضور انور کے خطاب نے اس امت کو دوبارہ عزت کی امید دلائی ہے۔ اب عربی امت کو چاہئے کہ اپنی نیند سے بیدار ہو جائے اور اس پیغام کو سنے۔

حضور انور کے خطاب کے بعد مجھے اپنے عربی ہونے پر مزید فخر ہونے لگا ہے۔‘‘

محترمہ بثینہ منصور عودہ صاحبہ۔ کبابیر:

’’حضور! جب ہم نے یہ عظیم خوشخبری سنی کہ حضور ہم سے عربی میں خطاب فرمائیں گے تو یوں لگا کہ عید دوبارہ آنے والی ہے۔ چنانچہ میں نے عید کی تیاری کے لئے گھر کی صفائی کی اور اپنے حبیب حضور انور کے عربی میں خطاب کا انتظار کرنے لگی۔ ہم نے حضور کے الفاظ کو دلوں میں اترتے دیکھا۔ اور ان مبارک کلمات کے ساتھ دل خوشی سے رقص کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق میں اضافہ ہوا، میں نے محسوس کیا کہ اب مزید کسی دنیا کی ضرورت نہیں۔ اس محبت کے دائمی ہونے اور استقامت اور روحانی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔‘‘

محترمہ سید صاحب۔ مصر:

’’حضور آپ کا جلیل القدر خطاب سن کر قرآنی آیت (وَ عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ) ذہن میں آئی۔ اس خطاب کی تیاری کے پیچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشق صادق مسیح موعود علیہ السلام کی برکات نظر آتی ہیں۔ کل برکة من محمد و تبارك من علم و تعلم۔‘‘

محترمہ جنان صاحبہ۔ سیریا:

’’حضور! چند گھڑیوں نے ہمارے جذبات کو ہلا دیا ہے، ایسی عظیم الشان نعمت ہمارے گھروں میں اتری کہ گویا حضرت امام مہدی کی روح ہمارے جسموں میں حلول کر آئی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نے ہمیں ڈھانپ لیا ہے۔ یہ عظیم الشان گھڑیاں محض چند سیکنڈوں میں ہی گزر گئیں، میرے دل نے آپ کے سورج سے نور حاصل کیا اور میرا نفس آپ کے بدر سے منور ہوا۔ حضور آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کلام فرمانے کی مہک سب جگہ پھیل گئی اور اس زمانہ کو یاد کر کے میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، آپ نے اس خطاب سے ہمارے سینوں کو شفا بخشی ہے۔ سب گھر والے اور دوست احباب خوش ہیں جبکہ دشمنوں کے مونہوں پر تاریکی چھا گئی ہے۔

سیدی، ہم احمدی تو آپ کی طرف محبت اور اطاعت کے جذبات سے کھچے چلے آتے ہیں پس اے سیدی ہمیں اپنی باران شفقت سے محروم مت رکھئے، اور بار بار ہمیں اپنے نور سے منور فرمایئے۔ آپ ہمارے جسموں کی روح ہیں۔ خدا کی قسم اگر ہمیں طاقت ہو تو آپ کے پاس گھٹنوں کے بل چل کر حاضر ہو جائیں۔ آپ نے ہمارے دلوں کو خدا اور رسول کی محبت سے بھر کے، قرآن کریم کی طرف راغب فرما کے، اور ہمارے لئے فضیلتوں کی شمعیں جلا کر ہمیں کفر و جہالت کی تاریکیوں سے بچا لیا۔ اور ہمارے ہاتھ پکڑ کر رضا اور ہدایت اور ایمان کے رستوں پر گامزن فرما دیا ہے۔ حضور نے اتنی مصروفیات کے باوجود ہمارے اکرام کے لئے وقت نکالا ہے تو ہم ان شفقتوں اور

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP
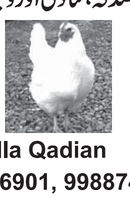

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

مہربانیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔“

مکرمہ نور صاحبہ۔گھانا:

”حضور انور کے کلمات ہمیشہ کی طرح ہمارے دلوں میں اترتے چلے گئے لیکن اس بار ان کے ساتھ مسرتوں کے آنسو بھی جاری تھے کیونکہ حضور انور کی زبان مبارک سے یہ کلمات ہماری عربی زبان میں ادا ہو رہے تھے، انکی مٹھاس کو محسوس کر کے حضور انور سے ملاقات کا شوق مزید بڑھ گیا۔“

مکرمہ حسنیۃ صاحبہ فلسطین:

”اس خطاب سے خلافت کی عظمت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی عظمت مزید روشن ہوگئی ہے۔ ہمیں یوں احساس ہوا جیسے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ کے زمانے کی یاد تازہ ہوگئی ہے۔“

مکرم غانم احمد صاحب۔اردن:

”ہمیں حضور انور کے عربی زبان میں خطاب کی اشد ضرورت تھی۔ اور قرآن و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں حضور کا خطاب ہمارے لئے عظیم فرحتوں او رخوشیوں کا موجب بنا۔ حضور انور کے ایم ٹی اے پر عربی زبان میں خطاب کا عربوں پر خصوصًا اور پوری دنیا پر عمومًا غیر معمولی اثر پڑے گا۔“

محترمہ رائدہ موسیٰ صاحبہ۔کبابیر:

”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ میں نے قبل ازیں بھی کئی مرتبہ پڑھے اور مختلف پروگراموں میں سنے بھی ہیں لیکن حضور انور کی زبان مبارک سے ان کی اور ہی شان اور تاثیر تھی اور غیر معمولی وزن تھا۔ مجھے عربی زبان سے پہلے ہی بہت محبت ہے لیکن حضور کی زبان مبارک سے سن کر یہ محبت بہت بڑھ گئی ہے۔ میں نے خطاب کا حرف حرف سنا اور ایسا لگ رہا تھا کہ میں کسی اور ہی دنیا میں ہوں اپنے گھر میں نہیں ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔“

مکرم علاء صاحب و اہلیہ محترمہ قمر صاحبہ سعودیہ:

”حضور! ایک خواب تھا کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو عربی میں خطاب فرماتے سنیں اور بغیر کسی مترجم کی وساطت کے براہ راست حضور کے الفاظ سے حظ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے یوم مسیح موعود کے موقعہ پر اس خواب کو حقیقت میں بدل کر دکھا دیا۔“

مکرم ہانی صاحب۔مصر:

”حضور کی زبان مبارک سے عربی میں خطاب سن کر بہت خوشی اور سعادت کا احساس ہوا، خدا جانتا ہے کہ ہمیں آپ سے کتنی محبت ہے اور آپ کی ہمارے دلوں میں کس قدر عزت ہے۔“

محترمہ غادہ صاحبہ اہلیہ مکرم غانم أحمد صاحب، وعروب ونور الہدیٰ صاحبہ اردن:

”حضور آپ کے اس عظیم الشان خطاب کا بڑی شدت سے انتظار رہا اور حضور کا پیغام سن کر بہت مزا آیا اور خوشی ہوئی۔ اللہ کرے کہ اس قسم کے خطابات بار بار ہوں تا ہمارے علم و حکمت میں اضافہ ہو۔“

محترمہ عنایت اسماعیل صاحبہ۔کبابیر:

”اللہ کرے کہ اس خطاب کا اثر تمام امت پر ہو اور ہم آپ کی توقعات پر پورا اترنے والے ہوں۔“

مکرم فؤاد صاحب۔فلسطین:

”سیدی، حضور انور کا عربی زبان میں خطاب فرمانے پر بہت بہت شکریہ۔

میں شدتِ جذبات کی وجہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پورے خطاب کے دوران بیٹھ نہ سکا۔ دل کے احساسات وجذبات کو لفظوں میں بیان کرنا محال ہے۔“

مکرم یاسر جلال عودہ صاحب۔کبابیر:

”حضور انور کا خطاب جب شروع ہوا تو میں کام پر تھا اور میری اہلیہ نے فون کیا۔ میں نے کہا کہ فون کو ٹی وی کے سامنے پکڑے رکھو اور بند نہ کرنا۔ میں نے کام چھوڑ دیا اور سارا خطاب فون پر سنتا اور وفور جذبات سے روتا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ ہمیں دکھایا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اسے عالم عرب کے لئے بہت برکات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔“

مکرمہ نسمہ صاحبہ۔مصر

”حضور! آپ نے جیسے ہی ”إخواني و أخواتي“ کے الفاظ ادا فرمائے آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، حضور آپ کا وجود تو ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ الحمد للہ کہ اس نے ہمیں امام الزمان کو پہچاننے اور ان پر ایمان لانے کی سعادت سے نوازا۔“

مکرمہ لینا صاحبہ۔متحدہ عرب امارات

”جب حضور نے خطاب شروع فرمایا تو شدت ہیبت سے میرا جسم اور دل کانپ کر رہ گئے کہ میں خلیفۂ وقت کو اپنی زبان میں سننے کی سعادت حاصل کر رہی تھی۔ مجھے تو محسوس ہوا کہ میں خلافت راشدہ کے ایام میں جا پہنچی ہوں، خوشی ایسی تھی کہ بیان سے باہر تھی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام پاک ان کے خلیفہ کی زبانی خاتم الانبیاء کی زبان میں، گویا قوت قدسی پر قوت قدسی۔ اللہ کرے کہ اب عرب اس پیغام کی اہمیت کو سمجھ جائیں اور اس عظیم پیغام کے پیرو بن جائیں۔ حضور اب تو ایک ہی خواہش باقی ہے کہ حضور سے بلاد عربیہ میں ملاقات ہو۔“

مکرم الحاج راشد فائز خطاب صاحب کبابیر

حضور! ہم نے آپ کا عربی میں خطاب دار التبلیغ میں مکرم مربی صاحب کے ساتھ بیٹھ کر دیکھا، اللہ کی قسم اس وقت یہی محسوس ہو رہا تھا کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہیں ..... حضور! ہم جہاں کہیں بھی ہوں آپ کے سپاہی ہیں، ہم آپ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہر طرف سے اپنی روحوں سے آپ کی حفاظت کا وعدہ کرتے ہیں۔“

مکرمہ نجود صاحبہ۔کینیڈا

”حضور! آپ نے عربی میں ہم عربوں کو مخاطب کرتے ہوئے خطاب فرمایا، الحمد للہ کہ آپ عالم اسلام کے حقیقی ہیرو اور بطل ہیں جو اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے زنگ لگی تلوار نہیں بلکہ حقیقی اور وقت کے مطابق اسلحہ استعمال فرما رہے ہیں۔ اسی طرح ہماری جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جماعتوں میں امتیازی مقام رکھتی ہے، باقی تمام جماعتیں تفرقہ کا شکار ہیں جبکہ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے سائے تلے متحد ہے اسی لئے ایسے کام اسے کرنے کا موقعہ ملتا ہے جس سے لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔“

مکرم نبیل صاحب۔فلسطین

”الحمد للہ کہ حضور انور نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت سے ایم ٹی اے براہ راست نشریات میں عربی میں خطاب فرمایا جس میں حضور انور کی عربوں سے بے پناہ محبت چھلک رہی تھی، اس محبت اور اس کی لَو کو محسوس کرتے ہوئے خوشی سے میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کو جزائے خیر سے نوازے۔ کہ آپ حقیقت میں ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کے پیغام کو دنیا میں بہترین انداز میں پھیلا رہے ہیں۔“

مکرم موسیٰ اسعد عودہ صاحب۔کبابیر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ اشارۃً فرمایا تھا کہ آئندہ زمانہ میں خلیفۃ المسیح عربوں سے عربی میں بھی مخاطب ہوں گے، الحمد للہ کہ حضور انور کے خطاب سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، اور حضور انور نے زرّیں کلمات سے ہمارے دلوں کو جھنجھوڑ کر ہمارے عزائم کو جلا بخشی ہے۔

حضور! آپ کا خطاب ایک سرِ عام اعلان ہے کہ مسلمانوں کی شان و شوکت کا مدار اب اسی خطاب پر ہے۔ میں بھی احمدیت کے وسیع دائرہ میں اعتکاف کئے بیٹھا ہوں اور میرا سارا عزم اور وفا اسی کے لئے ہے۔“

مکرم ایمن المالکی صاحب۔کبابیر

”حضور! آپ نے جو عربی میں خطاب فرمایا اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو پیغام عربی میں ہمیں پہنچایا اس کا ہم پر گہرا اثر ہے جو بیان سے باہر ہے اور جس نے ہم میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ اور جتنی مرتبہ بھی میں اس خطاب کو سنتا ہوں یہی لگتا ہے کہ پہلی مرتبہ سن رہا ہوں۔“

محترمہ سمیہ مسدور صاحبہ وہشام الکداوی صاحب۔اٹلی

”حضور کا عربی خطاب سن کے سعادت وفرحت کا احساس ہوا۔

سیدی! جب سے مَیں نے بیعت کی تو میری دلی تمنا تھی کہ حضور خطاب عربی میں فرمائیں۔ الحمد للہ کہ دلی تمنا پوری ہوئی۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں خطاب فرماتے سن کر بہت عظیم سعادت کا احساس ہوا، حضور کے عربوں کے لئے اس قدر اہتمام اور ایم ٹی اے العربیہ کے عظیم الشان تحفہ عطا فرمانے پر حضور کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ۔ خاص طور پر اس خطاب کا یوم مسیح موعود علیہ السلام کے موقعہ پر عطا ہونا اور بھی لذت اور فرحت کا رنگ رکھتا ہے۔ مکرم شریف صاحب کا بھی شکریہ جن کے اصرار پر ہمیں یہ عظیم نعمت ملی۔“

مکرم المعز علی بخیت صاحب ہالینڈ

”یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارکباد قبول فرمائیں، ہم نے تمام پروگرام بڑے شوق سے سنے۔ آپ کا عربی میں غیر معمولی اور عظیم خطاب سن کر بھی خوب محظوظ ہوئے۔ آپ کے خطاب کے دوران خدا کا جلوہ عیاں تھا۔ حضور کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ دلوں پر اس طرح گر رہے تھے جیسے شہد کے قطرے زبانوں پر گرتے ہیں۔ آپ کے اس خطاب کی وجہ سے عربی زبان کو حسن و جمال اور شرف عطا ہوا، اور حقیقت یہ کہ آپ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے الفاظ کسی بھی زبان میں ہوں ان کا یہی اثر ہوتا ہے۔ اور ہم تو آپ کو روح کی زبان سے سنتے ہیں نہ کہ اس ظاہری زبان سے۔

جہاں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات کا تعلق ہے تو ان کا تو حد و حساب ہی کوئی نہیں۔“

فوزی شوکی صاحب۔کبابیر

”جو پیغام آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دیا ہے اس سے لگتا ہے کہ کوئی اہم واقعہ عربوں کے ساتھ ہونے والا ہے۔ کاش یہ لوگ اس ندا کو سنیں لیکن افسوس ہے کہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود دل انکاری ہیں۔“

....

اس کے علاوہ بھی عرب ممالک سے سینکڑوں احباب نے اس معرکۃ الآراء خطاب کے بعد پسندیدگی اور مبارکباد کے پیغامات ارسال کئے جن کو یہاں درج کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام میں کسی بھی طور سے معاونت کرنے والوں کو احسن الجزاء عطاء فرمائے اور محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو اس تاریخ ساز موقعہ کا امین بناتے ہوئے اسے مستقبل میں آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور ہم سب کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب درج ذیل الیکٹرانک لِنک کے ذریعے اس پیغام سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔

www.youtube.com/mtaonline1

(arabic message تلاش کریں)

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس پروگرام کے نیک و بابرکت نتائج ظاہر فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے پیغام اور اس پروگرام کے ثمرات سے عرب دنیا کو بالخصوص اور تمام عالم کو بالعموم فیضیاب فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2014)

صاحبزادہ مرزا معاذ احمد کی ولادت باسعادت پر

پھول سے ہاتھوں میں خوشیوں کے بھاری تھیلے لایا
سعد شریف احمد کا ننھا منا بھیا آیا

ڈالی ڈالی کس مہتاب کے آنے پر مسکائی
باغِ احمد کا ہر کونا کس نے ہے مہکایا

دھیرے دھیرے ہنستے ہنستے کس نے آنکھیں کھولیں
چپکے چپکے کس نے کرنوں کا ہے مینہ برسایا

بجھا بجھا سا دل تھا میرا کوسوں دور وطن سے
افقِ دل پہ لیکن اب کے ابرِ سکینت چھایا

کچھ خبریں ماحول پہ اک نشہ سا طاری کر دیں
جیسے معاذ نے خوشبو سے ماحول کو ہے نہلایا

تارے اس ننھے مہمان کی آمد پر خوش کتنے
اس کو دیکھ کے دور افق سے چاند نے ہاتھ ہلایا

کسی بہانے ، تشنہ لبی کے موسم میں قدسیؔ نے
اک مدت کے بعد خوشی کا جام پیا، چھلکایا

(ہدیہ عقیدت: از عبدالکریم قدسیؔ)

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7022میں آفیلہ زوجہ سمیر احمد شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت منقولہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 7000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خانہ داری ماہوار 2400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد چیمہ الامۃ: آفیلہ گواہ: شریف احمد

مسل نمبر7023: میں فواد احمد امروہی ولد رفیق احمد امروہی قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 14 اکتوبر 1992ء پیدائشی احمدی ساکن محلہ بساون گنج ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جنوری 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مجیب احمد امروہی العبد: فواد احمد امروہی گواہ: عرفان احمد امروہی

مسل نمبر:7024 میں آسیہ ثوبیہ زوجہ مکرم نصر احمد غوری صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش یکم فروری 1994ء پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت منقولہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ دو عدد طلائی انگوٹھیاں کل وزن 4.500 گرام 22 کیرٹ قیمت 13000 روپے حق مہر بذمہ خاوند 75000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد نصر غوری الامۃ: آسیہ ثوبیہ گواہ: حافظ اسلم احمد

مسل نمبر:7025 میں MD. Hunaiz H ولد کے حمید کنجو قوم احمدی مسلمان عمر 48 سال تاریخ بیعت 1976، ساکن توفیق منزل کٹل کاڈا، ڈاکخانہ کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 14.375 سینٹ زمین گھر کے ساتھ قیمت 1437500 روپے۔ سروے نمبر 4-10-525 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عبدالجلیل کے ایم العبد: Md. Hunaiz H گواہ: جمشا دٹی

مسل نمبر:7026 میں مصلحہ حنیز زوجہ محمد حنیز قوم احمدی مسلمان عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن توفیق منزل ڈاکخانہ کٹیلکاڈ ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 مارچ 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کی چین 40 گرام، چوڑیاں 4 عدد 32 گرام، انگوٹھی 2 عدد 4 گرام، سٹڈ 2 عدد 4 گرام، میزان 80 گرام سونا قیمت 210000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: جمشا دٹی الامۃ: مصلحہ حنیز گواہ: عبدالجلیل

مسل نمبر:7027 میں ریزل احمد ولد محمد حنیز قوم احمدی مسلمان عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن توفیق منزل ڈاکخانہ کٹل کاڈو ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ۔ 10 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: جمشا دٹی العبد: Rizal Ahmad گواہ: کے ایم عبدالجلیل

مسل نمبر:7028 میں ملک طاہر احمد پشاوری ولد مکرم ملک نذیر احمد پشاوری درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02 دسمبر 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5341 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد امینی العبد: ملک طاہر احمد پشاوری گواہ: نورالدین

مسل نمبر:7029 میں امینہ بیگم زوجہ ملک طاہر احمد پشاوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 دسمبر 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 51000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مبارک احمد امینی الامۃ: امینہ بیگم گواہ: نورالدین

شرح فطرانہ صدقۃ الفطر

الحمدللہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ جون کے آخری ہفتہ سے شروع ہو رہا ہے۔ امسال فطرانہ کی ادائیگی کیلئے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کیلئے ایک صاع غلہ (یعنی رائج الوقت مٹرک سسٹم کے مطابق 2 کلو 750 گرام) کی شرح مقرر کی گئی ہے۔ احباب جماعت کوشش کریں کہ پوری شرح سے صدقۃ الفطر ادا کریں۔ البتہ جو افراد جماعت پوری شرح سے ادائیگی نہیں کر سکتے وہ نصف شرح سے فطرانہ ادا کر سکتے ہیں۔

چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات میں گندم، چاول کی شرح مختلف ہے اس لئے صدران و امراء کرام اپنے مقامی ریٹ کے مطابق مقررہ شرح (2 کلو 750 گرام غلہ) کے فطرانہ کی رقم کی ادائیگی کریں۔

پنجاب و دیگر قریبی صوبہ جات کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی شرح چالیس (40) روپے مقرر کی جاتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب آف بھویوال ضلع شیخوپورہ کو 16 مئی 2014ء کو شہید کر دیا گیا تھا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ (ادارہ)

مذہب کے نام پر خون

مضمون: زاہد حسین۔ اخبار ڈان کراچی 21 مئی 2014ء

خلیل احمد کا قتل اخبارات کیلئے کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا تھا اور پرنٹ میڈیا نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ مرنے والا شخص احمدی تھا

حکومت نے اس بات کا ٹھیکہ لے لیا کہ وہ فیصلہ کرے گی کہ کون شخص مسلمان ہے اور کون مسلمان نہیں ہے۔ اور اس طرح مذہبی ظلم و زیادتی کو قانونی شکل دے دی گئی

ہر آدمی نے دوسروں کے مذہبی اعتقادات پر فیصلہ دینے کا اختیار اپنے ذمہ لے لیا ہے اب ملّا قانون کا ٹھیکے دار بن گیا ہے اور حکومت کی عملداری ختم ہوتی جارہی ہے

65 سالہ خلیل احمد کی قسمت کا فیصلہ تو اُسی دن ہوگیا تھا۔ جس دن اُس پر مذہب کی بے حرمتی کا الزام لگایا گیا تھا۔ یہ تو اُس کی موت کا پروانہ تھا۔ وہ اپنی گرفتاری کے چند گھنٹوں کے اندر ہی پولیس کی تحویل میں مار دیا گیا۔

ایک سکول کا طالب علم جس کا نام ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا۔ مبینہ طور پر پولیس سٹیشن میں داخل ہوا اور پولیس افسروں کی نگاہوں کے سامنے خلیل احمد کو گولی کا نشانہ بنادیا۔ اس نوجوان کو یہ سفا کانہ قتل کرنے کیلئے کس بات نے اکسایا؟

شاید بے حرمتی کے ایسے ہی واقعات جو اس سے پہلے ہوچکے تھے اور جنہیں بیحد تابناک اور روشن بنا کر عظمت کے ساتھ پیش کیا جارہا تھا۔ اُن واقعات نے اس نوجوان کو ایسا کرنے پر راغب کیا۔ یا شاید کسی انتہاپسند نے اُسے بھڑکا کر ایسا کرنے پر اُکسایا۔ اس نوجوان کے سامنے گورنر سلمان تاثیر کے قاتل ممتاز قادری کا نمونہ تھا جسے ہار پہنائے جارہے تھے۔ ممتاز قادری کے نام سے اسلام آباد کے مضافات میں ایک مسجد بھی ہے۔ اور کئی سڑکوں پر اُس کے بڑے بڑے جہازی پوسٹر بھی آویزاں ہیں۔

شاید اس نوجوان قاتل کو بھی یہ یقین دلایا گیا تھا کہ ایسی ہی شان وشوکت اور عظمت و رفعت اُس کا مقدر ہوگی۔

وہ ایک ایسی سوسائٹی کی پیداوار ہے جو مذہب کے نام پر قتل کو عظمت دیتی ہے اور قانون کے رکھوالے ان جہادی قاتلوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے خوفزدہ ہیں۔ یہ وہ ملک ہے جہاں قادری کو سزا سنانے کے بعد ایک جج کو ملک سے باہر فرار ہونا پڑا اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اسلام آباد ہائی کورٹ اس سزا کی توثیق کرنے میں پس وپیش کررہا ہے۔

بے حرمتی کے واقعات کے حوالہ سے چند روز کے اندر یہ دوسرا قتل تھا۔ انسانی حقوق کے علمبردار راشد رحمان کے قاتل اب تک نہیں پکڑے گئے حالانکہ جو لوگ راشد رحمان کو دھمکیاں دے رہے تھے۔ اُس نے خود اُن کی نشان دہی کردی تھی اور اگر بفرض محال یہ گرفتار ہو بھی گئے تو انہیں کبھی بھی سزا نہیں دی جائے گی۔ اور اس طرح یہ بات اس طرح کے مزید ''مقدس قاتلوں'' کی حوصلہ افزائی کا باعث بنے گی۔

خلیل احمد کے معاملہ میں یہ بات بڑی حیرت ناک ہے کہ قاتل ایک پولیس اسٹیشن کے اندر داخل ہوا اور اُسے روکنے والا کوئی نہیں تھا اور اُس نے بڑی آسانی سے ایک قیدی کو مار ڈالا۔ مرکزی پنجاب کے ایک ایسے شہر میں جو لاہور سے بہت قریب ہے یہ واقعہ اخبارات کیلئے کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا تھا اور پرنٹ میڈیا نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ مرنے والا شخص احمدی تھا۔

کہا جاتا ہے کہ ایک مقامی دوکاندار سے کسی تنازعہ کی بنا پر خلیل احمد کو تین اور لوگوں کے ساتھ بے حرمتی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

مظلوم اور مقہور احمدیہ جماعت کا فرد ہونے کی وجہ سے کسی بھی متعصب اور کٹر شخص کیلئے بہت آسان ہو جاتا ہے کہ وہ کوئی بھی جھوٹا اور من گھڑت الزام اختراع کرکے ایسے شخص کو قتل کردے اور ایسے ماحول میں اس نوجوان قاتل کیلئے ایسا اقدام کوئی انہونی بات نہیں ہے اور یہ سب اُس وقت شروع ہوا جب حکومت نے اس بات کا ٹھیکہ لے لیا کہ وہ فیصلہ کرے گی کہ کون شخص مسلمان ہے اور کون مسلمان نہیں ہے۔ اور اس طرح مذہبی ظلم و زیادتی کو قانونی شکل دے دی گئی اور اس بات کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ اب ہر آدمی نے دوسروں کے مذہبی اعتقادات پر فیصلہ دینے کا اختیار اپنے ذمہ لے لیا ہے۔

اب ملّا قانون کا ٹھیکے دار بن گیا ہے اور حکومت کی عملداری ختم ہوتی جارہی ہے۔

درحقیقت بے حرمتی کا یہ قانون ظلم و زیادتی کا ایک ہتھیار بن گیا ہے حتیٰ کہ ملزموں کی وکالت کرنے والے بھی اس کا نشانہ بن رہے ہیں کچھ عرصہ قبل سابقہ وزیر اطلاعات شیری رحمان کے خلاف صرف اس وجہ سے مذہب کی بے حرمتی کا مقدمہ درج کروایا گیا کہ اُس نے قومی اسمبلی میں بے حرمتی کے قانون میں چند انتظامی ترامیم کی تجویز پیش کی تھی۔

اس قانون کے غلط استعمال کا ایک بین اور نمایاں واقعہ گذشتہ ہفتہ سامنے آیا۔ جب 68 وکیلوں کے خلاف صرف اس وجہ سے مذہب کی بے حرمتی کا مقدمہ قائم کردیا گیا کہ وہ ایک ایسے پولیس افسر کے خلاف نعرے لگارہے تھے جس کا نام عمر تھا خطرے کی ایسی تلوار ہر پاکستانی کے سر پر لٹک رہی ہے۔ خاص طور پر مذہبی اقلیتوں کے افراد پر جب کسی پر مذہب کی بے حرمتی کا الزام لگایا جاتا ہے تو سمجھ لیں گویا یہ موت کا پروانہ ہے۔

آج کل مختلف ٹی وی چینلز کے درمیان جو قبیح اور قابل نفرت جنگ جاری ہے جس میں ایک دوسرے پر مذہب کی بے حرمتی کرنے اور غیر اسلامی ہونے کے الزامات لگائے جارہے ہیں ایسے واقعات کی کوئی کمی نہیں ہے جب کسی ملا کو پیسے دیکر دوسرے چینل کے غیر اسلامی ہونے کا فتویٰ حاصل کیا جاتا ہے۔

آج کل ملا ٹی وی سکرین پر چھائے ہوئے ہیں۔ تمام ٹی وی والوں کو یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ اس گندی اور غلیظ لڑائی میں سے کوئی بھی پاک صاف ہوکر نہیں نکل سکے گا۔ میڈیا والوں نے اظہار رائے کی آزادی جو اتنی محنت اور جدوجہد کے بعد حاصل کی تھی وہ خطرے میں نظر آرہی ہے۔ اب خطرہ اس بات کا ہے کہ شاید انتہاپسند کٹر ملا اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ ٹی وی پر کیا دکھایا جائے اور کیا نہ دکھایا جائے۔ فتووں کی اس لڑائی نے بعض ٹی وی اینکرز اور بعض ٹی وی ملازمین کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے اور وہ اس بات پر مجبور ہوں گے کہ یا تو چھپ جائیں اور یا ملک سے باہر چلے جائیں۔ اور یہ بے حس حکومت ایسے لوگوں کی حفاظت کیلئے کچھ بھی نہیں کرسکتی۔ بعض ادارے اس مذہبی منافرت کو بھڑکانے میں کردار ادا کررہے ہیں جو انتہائی قابل نفرت ہے۔ سرکاری اداروں کا اس طرح کی منافرت میں حصہ لینا انتہاپسندوں کیلئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوگا۔

نتیجۃً انتہاپسند ملا کھل کر سامنے آگئے ہیں اور یہ صورت حال معاشرے میں مزید فساد پیدا کرے گی۔ اس صورت حال میں نہ صرف خودکش بمبار بچے پیدا ہوں گے بلکہ اس طرح کے نوجوان بھی سامنے آئیں گے جس نے خلیل احمد کو گولی ماری۔ مذہبی انتہاپسندی اور عدم برداشت نے معاشرے میں تفریق پیدا کردی ہے اور مذہب پر معقول گفتگو کے ذریعہ آپس میں ہم آہنگی پیدا کرنا مشکل ہوگیا ہے مذہب کو تفرقہ اور انتشار کیلئے استعمال کرنا ملک کیلئے یقیناً تباہی کا راستہ ہے۔ (انگریزی سے ترجمہ: مکرم شریف احمد بانی)

❀❀❀

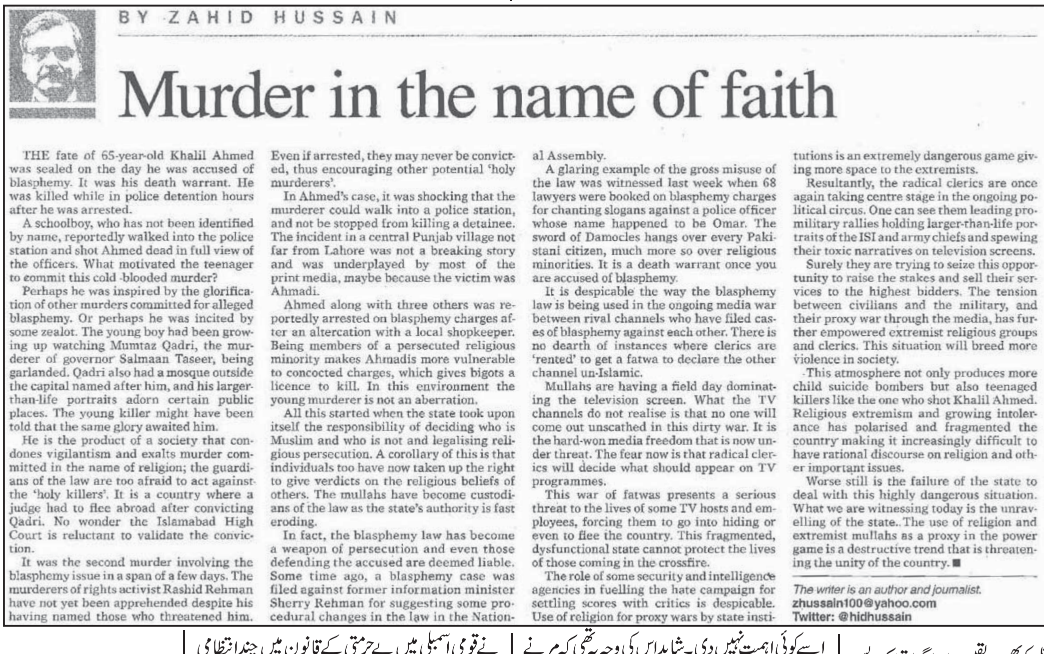

BY ZAHID HUSSAIN

Murder in the name of faith

THE fate of 65-year-old Khalil Ahmed was sealed on the day he was accused of blasphemy. It was his death warrant. He was killed while in police detention hours after he was arrested.

A schoolboy, who has not been identified by name, reportedly walked into the police station and shot Ahmed dead in full view of the officers. What motivated the teenager to commit this cold-blooded murder?

Perhaps he was inspired by the glorification of other murders committed for alleged blasphemy. Or perhaps he was incited by some zealot. The young boy had been growing up watching Mumtaz Qadri, the murderer of governor Salmaan Taseer, being garlanded. Qadri also had a mosque outside the capital named after him, and his larger-than-life portraits adorn certain public places. The young killer might have been told that the same glory awaited him.

He is the product of a society that condones vigilantism and exalts murder committed in the name of religion; the guardians of the law are too afraid to act against the 'holy killers'. It is a country where a judge had to flee abroad after convicting Qadri. No wonder the Islamabad High Court is reluctant to validate the conviction.

It was the second murder involving the blasphemy issue in a span of a few days. The murderers of rights activist Rashid Rehman have not yet been apprehended despite his having named those who threatened him. Even if arrested, they may never be convicted, thus encouraging other potential 'holy murderers'.

In Ahmed's case, it was shocking that the murderer could walk into a police station, and not be stopped from killing a detainee. The incident in a central Punjab village not far from Lahore was not a breaking story and was underplayed by most of the print media, maybe because the victim was Ahmadi.

Ahmed along with three others was reportedly arrested on blasphemy charges after an altercation with a local shopkeeper. Being members of a persecuted religious minority makes Ahmadis more vulnerable to concocted charges, which gives bigots a licence to kill. In this environment the young murderer is not an aberration.

All this started when the state took upon itself the responsibility of deciding who is Muslim and who is not and legalising religious persecution. A corollary of this is that individuals too have now taken up the right to give verdicts on the religious beliefs of others. The mullahs have become custodians of the law as the state's authority is fast eroding.

In fact, the blasphemy law has become a weapon of persecution and even those defending the accused are deemed liable. Some time ago, a blasphemy case was filed against former information minister Sherry Rehman for suggesting some procedural changes in the law in the National Assembly.

A glaring example of the gross misuse of the law was witnessed last week when 68 lawyers were booked on blasphemy charges for chanting slogans against a police officer whose name happened to be Omar. The sword of Damocles hangs over every Pakistani citizen, much more so over religious minorities. It is a death warrant once you are accused of blasphemy.

It is despicable the way the blasphemy law is being used in the ongoing media war between rival channels who have filed cases of blasphemy against each other. There is no dearth of instances where clerics are 'rented' to get a fatwa to declare the other channel un-Islamic.

Mullahs are having a field day dominating the television screen. What the TV channels do not realise is that no one will come out unscathed in this dirty war. It is the hard-won media freedom that is now under threat. The fear now is that radical clerics will decide what should appear on TV programmes.

This war of fatwas presents a serious threat to the lives of some TV hosts and employees, forcing them to go into hiding or even to flee the country. This fragmented, dysfunctional state cannot protect the lives of those coming in the crossfire.

The role of some security and intelligence agencies in fuelling the hate campaign for settling scores with critics is despicable. Use of religion for proxy wars by state institutions is an extremely dangerous game giving more space to the extremists.

Resultantly, the radical clerics are once again taking centre stage in the ongoing political circus. One can see them leading pro-military rallies holding larger-than-life portraits of the ISI and army chiefs and spewing their toxic narratives on television screens.

Surely they are trying to seize this opportunity to raise the stakes and sell their services to the highest bidders. The tension between civilians and the military, and their proxy war through the media, has further empowered extremist religious groups and clerics. This situation will breed more violence in society.

This atmosphere not only produces more child suicide bombers but also teenaged killers like the one who shot Khalil Ahmed. Religious extremism and growing intolerance has polarised and fragmented the country making it increasingly difficult to have rational discourse on religion and other important issues.

Worse still is the failure of the state to deal with this highly dangerous situation. What we are witnessing today is the unravelling of the state.. The use of religion and extremist mullahs as a proxy in the power game is a destructive trend that is threatening the unity of the country. ■

The writer is an author and journalist.
zhussain100@yahoo.com
Twitter: @hidhussain

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ٦)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیما پوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

میں اُتریں نازل ہونے والی ہے اور وہ سب کے سب ملعون ہوں گے۔ (ایضاً)

پیشگوئی کیا تھی؟

مندرجہ بالا عبارت میں صاف طور پر بتایا گیا تھا کہ خدا ان کی عورتوں کو بیوائیں اور ان کے بچوں کو یتیم کر دے گا مگر اس کے ساتھ ہی توبہ اور رجوع کی شرط بھی مذکور ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو یکدم ہلاک نہیں کرے گا تا کہ اگر وہ توبہ کرلیں تو بچ جائیں۔

ان عورتوں کو بیواؤں اور بچوں کے یتیم بننے کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ اگر احمد بیگ اپنی دختر کلاں (محمدی بیگم) کا رشتہ حضرت مسیح موعود سے کر دے تو وہ اور اس کا خاندان اسی طرح روحانی برکات سے حصہ پائے گا جس طرح اُم حبیبہؓ بنت ابوسفیان اور سودہؓ بنت زمعہ نے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آکر اپنے قبیلہ اور خاندان کو پہنچایا۔ (کہ ان کے خاندان اور قبیلے ان کے نکاحوں کے باعث اسلام میں داخل ہو گئے)

الہام الٰہی نے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ وہ اپنی اندرونی حالت کے باعث ہرگز یہ رشتہ نہیں کرے گا اور اس صورت میں جس دن وہ کسی اور شخص سے اس کا نکاح کر دے گا اس کے بعد تین سال کے عرصہ میں اور جس شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا وہ اڑھائی سال کے عرصہ میں ہلاک ہو جائے گا اور لڑکی بیوہ ہونے کے بعد نکاح میں آئے گی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

''اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھ سے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اس شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار 20 فروری 1886ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اُس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑہائی سال تک اور والد اُس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 286)

اب اس جگہ چند باتیں قابل غور ہیں۔

پہلی بات یہ کہ پیشگوئی توبہ کی شرط سے مشروط تھی جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

۲۔ اگر وہ توبہ نہ کریں تو خدا اُن پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے، ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔

(اشتہار 20 فروری 1886ء ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر مارچ 1886ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام)

دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں یہ الفاظ تھے کہ تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ وَالْمُصِیْبَۃُ نَازِلَۃٌ عَلَیْکِ یَمُوْتُ وَیَبْقٰی مِنْہُ کِلَابٌ مُتَعَدِّدَۃٌ۔

(تتمہ اشتہار 10 جولائی حاشیہ اشتہار 15 جولائی 1888ء تبلیغ رسالت صفحہ 124 جلد 1 حاشیہ)

یعنی اے عورت! توبہ کر۔ توبہ کر تجھ پر اور تیری لڑکی پر عذاب نازل ہونے والا ہے (ان دونوں مردوں میں سے احمد بیگ اور سلطان محمد میں سے) ایک مرد ہی مرے گا یعنی وہ توبہ نہیں کرے گا لیکن دوسرا توبہ کر کے شرط سے فائدہ اٹھا لے گا اور نہیں مرے گا (اور اس طرح سے عورت بیوہ نہ ہوگی نہ ہی نکاح ہوگا) اور کتے بھونکتے رہ جائیں گے کہ کیوں نکاح نہیں ہوا۔ یعنی بے وجہ اعتراض کرتے رہیں گے۔

اس الہام میں صاف طور پر بتا دیا گیا ہے کہ احمد بیگ اور سلطان محمد میں سے ایک شخص توبہ کی شرط سے فائدہ نہیں اُٹھائے گا اور اس کی موت ہوگی اور دوسرا شخص اس شرط سے فائدہ اٹھا کر بچ جائے گا۔

دوسرے یہ کہ محمدی بیگم کا حضرت مسیح موعودؑ کے نکاح میں آنا احمد بیگ اور سلطان محمد کی موت پر موقوف تھا۔ جیسا کہ فرمایا:

یَمُوْتُ بَعْلُھَا وَاَبُوْھَا اِلٰی ثَلَاثِ سَنَۃٍ مِنْ یَوْمِ النِّکَاحِ ثُمَّ نَرُدُّھَا اِلَیْکَ بَعْدَ مَوْتِھِمَا (کرامات الصادقین آخری ٹائٹل پیج) کہ اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال کے عرصہ میں مر جائیں گے اور ان دونوں کی موت کے بعد ہم اس عورت کو تیری طرف واپس لائیں گے۔

تیسرے یہ کہ اصل پیشگوئی نکاح کے متعلق نہ تھی جیسا کہ معترض نے لکھا ہے بلکہ احمد بیگ اور سلطان محمد کی عدم توبہ کی شرط کے ساتھ ہلاکت کی تھی۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

کَانَ اَصْلُ الْمَقْصُوْدِ الْاِھْلَاکَ وَتَعْلَمُ اَنَّہٗ ھُوَ الْمِلَاکُ وَاَمَّا تَزْوِیْجُھَا اِیَّایَ بَعْدَ اِھْلَاکِ الْھَالِکِیْنَ وَالْھَالِکَاتِ فَھُوَ لِاِعْظَامِ الْاٰیَۃِ فِیْ عَیْنِ الْمَخْلُوْقَاتِ

(انجام آتھم صفحہ 216)

کہ میری پیشگوئی کا اصل مقصد تو (ان دونوں) کا ہلاک کرنا تھا اور اس عورت کا میرے نکاح میں آنا ان کی موت کے بعد ہے اور وہ بھی محض نشان کی عظمت کو لوگوں کی نظر میں بڑھانے کیلئے نہ کہ اصل مقصود۔''

الغرض یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اصل پیشگوئی یہ تھی کہ مرزا سلطان محمد اور احمد بیگ اگر توبہ نہ کریں گے تو تین سال کے عرصہ میں فوت ہو جائیں گے اور ''ان کی وفات کے بعد'' محمدی بیگم حضرت کے نکاح میں آئے گی۔

ان تمام امور پر یکجائی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ''احمد بیگ آپ سے اپنی لڑکی کے نکاح میں انحراف کرے گا۔ اور پھر کسی دوسرے شخص سے اس کا نکاح کر دے گا۔

۲۔ نکاح کرنے کے بعد اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو تین سال کے عرصہ میں احمد بیگ اور اس کا داماد فوت ہو جائیں گے اور اس صورت میں لڑکی بیوہ ہو کر حضورؑ کے نکاح میں آئے گی۔ (اشتہار 20 فروری 1886)

۳۔ توبہ کی شرط سے دونوں میں سے ایک فائدہ نہیں اُٹھائے گا اور فوت ہو جائے گا (یموت)

اور دوسرا شخص اس توبہ سے فائدہ اٹھائے گا اور توبہ کر کے بچ جائے گا۔ (یموت) یعنی دونوں میں سے کوئی ایک ہی مرے گا۔

۴۔ لڑکی (محمدی بیگم) بیوہ نہ ہوگی (نتیجہ شق سوم)

۵۔ اس وجہ سے نکاح نہ ہوگا کیونکہ وہ بیوہ ہونے کے بعد ہی ہونا تھا۔ (انجام آتھم صفحہ 216)

۶۔ اور وہ لوگ جو ہر حالت میں زبان دراز کرنے کے عادی ہیں جن کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یلھث کے لفظ سے یاد کیا ہے وہ اس پر اعتراض کرتے رہیں گے۔ (یبقی منہ کلاب متعددۃ)

پیشگوئی کا وقوع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ بالا امور پر مشتمل تھی۔ واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یہ پیشگوئی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی۔ یہ پیشگوئی چونکہ کفر و اسلام کا ایک بہت بڑا معرکہ تھی اس لئے اس زمانہ میں ہزاروں مسلمان مساجد میں اس پیشگوئی کے ظہور کیلئے دعائیں کرتے تھے۔ (کلمہ فضل رحمانی صفحہ 124، بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 322)

۱۔ ۲ پیشگوئی کے مطابق جب تک احمد بیگ نے اپنی بیٹی کا نکاح نہیں کیا وہ زندہ رہا (تقریباً ۴ سال تک) لیکن جب اس نے اپنی بیٹی کا نکاح مرزا سلطان محمد سے 7 اپریل 1892 کو کر دیا تو اس کے چھٹے مہینے میں ہی 30 ستمبر 1892ء کو پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو گیا۔ اس کی موت سے اس کے خاندان میں ماتم کی صف بچھ گئی حتی کہ احمد بیگ کے گاؤں والے بھی دہشت زدہ ہو گئے۔ اور سخت ماتم کی حالت میں ان کی عورتوں کے منہ سے یہ الفاظ بھی نکل گئے کہ ہائے وہ باتیں سچی نکلیں آج ہمارا دشمن جس نے ہمارے لئے پیشگوئی کی تھی سچا ثابت ہو گیا۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 53)

یہ اتنا عظیم الشان قہری نشان تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی اس کا اعتراف کیا۔

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد 5)

۳۔ احمد بیگ کی وفات کے بعد سلطان محمد نے توبہ کی شرط سے فائدہ اُٹھایا اور توبہ کر کے بچ گئے۔

۴۔ چونکہ سلطان محمد توبہ کی شرط سے بچ گیا اس لئے محمدی بیگم بیوہ نہ ہوئی۔

۵۔ چونکہ وہ بیوہ نہ ہوئی اس لئے نکاح نہ ہوا (کیونکہ نکاح بیوہ ہونے کے بعد ہی ہونا تھا)

۶۔ معترضین آج تک اعتراضات کر رہے ہیں اور اپنی ہرزہ سرائی سے باز نہیں آتے اور خود یبقی منہ کلاب متعددۃ والے الہام کو پورا کر رہے ہیں۔

(جاری) **تنویر احمد، قادیان**

اعلان ولادت

خاکسار کی بھانجی عزیزہ فرحت نبیلہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد زعیم صاحب ساکن کلکتہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی مسماۃ دانیہ زعیم بتاریخ 14 فروری 2014ء کو عطا کی ہے۔ نومولودہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ عزیزہ مکرم حلیم صاحب ساکن کلکتہ کی پوتی اور مکرم اے کے زبیر احمد صاحب ساکن کلکتہ کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک مستقبل اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (فیاض احمد قادیان)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

سانحہ ارتحال

میری والدہ محترمہ سارابی صاحبہ ٹیچر حال مقیم حیدرآباد عمر 66 سال مورخہ 17 مئی 2014ء کو بوجہ Cardio Pulmonary Arrest اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ نماز ظہر کے بعد مکرم طیب احمد خان صاحب مربی سلسلہ سعید آباد حیدرآباد نے مسجد الحمد میں پڑھائی اور احمدیہ قبرستان حمایت ساگر میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک، نہایت مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند مہمان نواز غریب پرور، اور صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ڈاکٹر زبیر احمد۔ سعید آباد حیدرآباد)

تقریب آمین: جماعت رشی نگر کشمیر میں مورخہ 27 اپریل 2014ء بروز اتوار صبح ساڑھے سات بجے محترم عبدالرحمن صاحب ایتو امیر ضلع کی زیر صدارت تقریب آمین منعقد کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک نظم پڑھی گئی بعد ازاں صدر جلسہ نے قرآن کریم کی عظمت اور اہمیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد 21 طلبا کو قرآن کریم ناظرہ شروع کروایا گیا۔ اور 28 طلبا کی تقریب آمین ہوئی۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے طلبہ کو زریں نصائح کیں۔ دُعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد مقبول حامدؔ خادم سلسلہ ریشی نگر)

بلارپور مشن میں سات روزہ تربیتی کیمپ وجلسہ یوم خلافت کا انعقاد

بلارپور میں مورخہ 25 تا 31 مئی 2014ء ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ضلع کی جماعتوں سے 55 طلباء نے شمولیت کی۔ روزانہ نماز تہجد سے کلاسز کا آغاز ہوتا ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ٹھیک ساڑھے نو بجے کلاسز شروع ہوتیں جن میں علمائے کرام نے قرآن مجید ناظرہ، دینی معلومات، حدیث و تاریخ کے علاوہ انگریزی اور کمپیوٹر بھی بچوں کو سکھایا۔ اس موقعہ پر مورخہ 27 مئی 2014 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر علماء کرام نے خطاب کیا۔ (انصار علی خان مبلغ انچارج ضلع چندرپور)

شادی خانہ آبادی

خاکسار کی بھانجی عزیزہ سارہ طیبہ سلمھا بنت مکرم کے اے زبیر احمد صاحب ساکن کلکتہ بنگال کا نکاح مکرم شاہد نذیر صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب ایڈوکیٹ کے ساتھ بتاریخ 5 جولائی 2013 کو ایک لاکھ روپے حق مہر پر ہوا۔ عزیزہ مکرم کے اے ابوطاہر صاحب ساکن کلکتہ کی پوتی اور مکرم غلام حسین صاحب درویش مرحوم کی نواسی ہے۔ عزیزہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 12 جنوری 2014 کو عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ آمین۔ (فیاض احمد قادیان)

ہفت روزہ تربیتی کیمپ

کولکاتا میں مورخہ 23 تا 29 مئی 2014ء ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں ضلع 24 پرگنہ، مدناپور اور ہاوڑہ کے احمدی بچوں کی اسلام واحمدیت کی بنیادی تعلیم، ارکان اسلام، سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے اہم موضوعات پر کلاسز لگائی گئیں۔ اس کیمپ کا آغاز 23 مئی 2014ء کو نماز تہجد سے ہوا۔ افتتاحی تقریب بعد نماز مغرب وعشاء محترم شیخ محمد علی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں موصوف نے بچوں کو ان کلاسز سے بھرپور استفادہ کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد باقاعدہ کلاسز کا آغاز ہوا۔ آخری دن طلباء کے درمیان علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ اختتامی پروگرام مکرم شیخ حاتم علی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم انعام الکبیر صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر طلباء میں انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے صدارتی خطاب کیا۔ دُعا کے ساتھ اس کیمپ کا اختتام ہوا۔ (شیخ مفسر احمد۔ مبلغ سلسلہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

اپنی خوشی سے دین کو مان لیا تو پھر دین کے قیام کے لئے اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے جو خلافت کے قیام کے لئے ایک احمدی کرتا ہے اور جو قومی یکجہتی کے لئے وحدت کے لئے ضروری ہے۔

پھر خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دینا ہے۔ توحید کے قیام کے لئے بھرپور کوشش یہ بھی خلافت کا کام ہے۔ جبکہ دنیاوی لیڈروں کے تو دنیاوی مقاصد ہیں۔ ان کو تو اپنی دنیاوی حکومتوں کی سرحدوں کو بڑھانا ہے۔ کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفہ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے یہ ایک ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفہ وقت دعا کرتا ہے۔

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین رہتا ہو اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو فکر ہو بچوں کی تعلیم کی۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفہ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفہ وقت کو رہتی ہے۔ غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا ہو چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفہ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ میں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔

دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں میں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ کرتا ہوں۔ یہ میں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر میں فرض ادا کرنے والا بنوں۔ کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خلافت اور دنیاوی لیڈروں کا موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ویسے ہی غلط ہے۔ جماعت جب بڑھتی ہے تو منافقین بھی اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔ حاسدین بھی اپنا کام کرتے ہیں۔ خلافت سے سچی وفا یہ ہے کہ ان کے منصوبوں کو ہر سطح پر ناکام بنائیں اور خلافت سے جو بدظنیاں بعض پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدوں اس کے اطاعت ہو ہی نہیں سکتی۔

حضور پرنور نے فرمایا پرسوں ویزبادن میں مسجد کا سنگ بنیاد تھا۔ چار سو سے اوپر لوگ وہاں کے مقامی لوگ آئے ہوئے تھے۔ جرمن مہمان آئے ہوئے تھے۔ میں نے مختصراً اسلامی تعلیم کے حوالے سے وہاں باتیں کیں۔ ہر ایک نے تقریباً یہی کہا کہ یہ پیغام ہم سب کے دل کی آواز ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمیں اسلام کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔ پس ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اخلاص و وفا کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے تو ان میں سے یا ان کی اگلی نسلوں میں سے لوگ اسلام کو سمجھیں گے اور داخل ہوں گے۔ جس کو اللہ چاہے گا اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ پس خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے نہ پریشان ہونے کی ضرورت ہے نہ جھجکنے کی ضرورت ہے نہ ڈیفینسیو ہونے کی ضرورت ہے نہ ایسا جواب دینے کی ضرورت ہے جس سے خوف اور ڈر جھلک رہا ہو نہ دنیاوی حکومتیں ہمارا مقصد ہیں اور نہ ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں بٹھانا اور اس کے آگے جھکانا ہمارا کام ہے اور یہ کام انشاءاللہ ہم کرتے رہیں گے۔

پس اس کام کو کرنے کے لئے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو خلافت سے کامل اطاعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 19 June 2014 Issue No25

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

خلیفہ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفہ وقت دعا کرتا ہے

میں عہدے داروں کو بھی کہوں گا کہ اگر جماعتی ترقی میں ممد و معاون بننا ہے تو اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت عہدے داروں کو ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 جون 2014ء بمقام فرینکفرٹ جرمنی

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الغاشیہ کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیۡفَ رُفِعَتۡ وَاِلَی الۡجِبَالِ کَیۡفَ نُصِبَتۡ وَاِلَی الۡاَرۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ

پھر فرمایا ان میں پہلی آیت جو میں نے پڑھی ہے یعنی اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ۔

کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟ اس کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے وہ اپنی گہرائی اور خوبصورتی اور علم و عرفان اور پھر عملی حالت پر منطبق کرنے کا ایک عجیب اور جدا نقشہ کھینچتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس آیت سے نبوت اور امامت کی اطاعت کے مسئلہ کو حل فرمایا ہے اور نبوت اور امامت کے ساتھ جڑنے والوں کے لئے جو بنیادی چیز ہے یعنی اطاعت اور کامل اطاعت اس کو آپ نے ابل یعنی اونٹ کے لفظ سے یا اونٹوں کے لفظ سے جوڑ کر وضاحت فرمائی ہے۔ بظاہر یہ عجیب سی بات لگتی ہے کہ اونٹوں اور نبوت اور امامت کی اطاعت کا کیا جوڑ ہے لیکن جس طرح کھول کر آپ نے تشریح فرمائی ہے اس سے اس جوڑ کا حیرت انگیز ادراک ہمیں بھی حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت آئی ہے کہ اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ یہ آیت نبوت اور امامت کے مسئلے کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔ اونٹ کے عربی زبان میں ہزار کے قریب نام ہیں اور پھر ان ناموں میں سے ابل کے لفظ کو جو لیا گیا ہے اس میں کیا سرّ ہے۔ الی الجمل بھی تو ہوسکتا ہے۔ جمل بھی تو اونٹ کو کہتے ہیں۔ فرمایا کہ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جمل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور ابل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدنی اور اجمالی حالت کا دکھانا مقصود تھا اور جمل میں جو اونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا اس لئے ابل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوت ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے ہے بطور امام اور پیشرو کے ہوتا ہے۔ وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستے سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے۔ جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اونٹ کی سرشت میں اتباع امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کہہ کر اس کی مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ اونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔ اسی طرح ضروری ہے کہ تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔ اس میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے جو صحیح رہنمائی کرتا رہے۔ پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔ اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے۔ غافل نہیں ہوتا۔ پس مؤمن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ فرمایا کہ انظر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اس سے اتباع کا سبق ملتا ہے کہ جس طرح پر اونٹ میں تمدنی اور اتحادی حالت کو دکھایا گیا ہے اور ان میں اتباع امام کی قوت ہے اسی طرح پر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباع امام کو اپنا شعار بناوے۔ کیونکہ اونٹ جو اس کے خادم ہیں ان میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔ کیف خلقت میں ان فوائد جامع کی طرف اشارہ ہے جو ابل کی مجموعی حالت سے پہنچتے ہیں۔

پس اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس روح کو سمجھنا چاہئے جو خلافت کے نظام میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ امام تمہاری ڈھال ہے۔ پس اس ڈھال کے پیچھے رہو گے تو بچت کے سامان ہیں اور ڈھال کے پیچھے رہنا یہی ہے کہ کامل اطاعت کرو۔ اپنی لائنوں پر چلو۔ اس قطار میں چلو جو تمہارے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔ اس سے ذرا باہر نکلے تو بھٹکنے کا خطرہ ہے۔

پھر اطاعت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وَمَنۡ اَطَاعَ اَمِیۡرِیۡ فَقَدۡ اَطَاعَنِیۡ وَمَنۡ عَصَا اَمِیۡرِیۡ فَقَدۡ عَصَانِیۡ اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اطاعت اور فرمانبرداری کے حکم دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ یہی ایک راز ہے جو جماعتی ترقی کے لئے جاننا ضروری ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جاننا ضروری ہے جو جماعت سے منسلک ہے۔ پس اس بات کو سمجھنے کی افراد جماعت کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ خاص طور پر آجکل کے دور میں جبکہ آزادی کے نام پر ان غلط خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کیوں ہم پابندیاں کریں؟ کیوں ہمارے پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں؟

میں عہدے داروں کو بھی کہوں گا کہ اگر جماعتی ترقی میں ممد و معاون بننا ہے تو اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت عہدے داروں کو ہے۔ ہر سطح کے عہدے داروں کو۔ اگر عہدے دار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے۔ اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔ اونٹوں کی قطار کی پیروی کرتے ہوئے سب نظر آئیں گے ہمیں۔ ایک رخ پر چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ امام کے قدم سے قدم ملاتے ہوئے چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ پس امیر بھی صدر بھی اور دوسرے عہدے دار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفہ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلا چون و چراں تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں۔ روایات میں ایک واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا آتا ہے۔ جب گلی میں چلتے ہوئے آپ کے ایک صحابی عبداللہ بن مسعود نے بیٹھ جاؤ کی آواز سنی اور بیٹھ گیا۔ آواز سن کر یہ نہیں کہا کہ یہ حکم تو اندر مسجد والوں کے لئے ہے بلکہ آواز سنی اور بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے مشکل سے قدم قدم مسجد کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا یہ کہا کہ یہ آپ کو کیا ہوا ہے جو اس طرح گھسٹ رہے ہیں۔ آپ نے یہی جواب دیا کہ اندر سے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز آئی تھی کہ بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا۔ پوچھنے والے نے کہا کہ یہ حکم تو اندر والوں کے لئے تھا۔ آپ نے جواب دیا مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ اندر والوں کے لئے ہے یا باہر والوں کے لئے یا سب کے لئے۔ میرے کان میں اللہ کے رسول کی آواز پڑی اور میں نے اطاعت کی۔ پس یہی میرا مقصد ہے۔

پس یہ معیار ہیں اطاعت کے جو ہمیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ جب کسی معاملے میں خلیفہ وقت کا فیصلہ آجائے کہ یوں کرنا ہے تو پھر اپنی رائے کو یکسر بھلا دینا ضروری ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں بعض معاملات میں اپنی رائے رکھتا ہوں اور اپنی طرف سے دلیل کے ساتھ خلیفۃ المسیح کو اپنی رائے پیش کرتا ہوں لیکن اگر میری رائے ردّ ہو جائے تو کبھی مجھے خیال بھی نہیں آیا کہ کیوں یہ ردّ ہوئی ہے یا میری رائے کیا تھی۔ پھر میری رائے وہی بن جاتی ہے جو خلیفہ وقت کی رائے ہے۔ پھر کامل اطاعت کے ساتھ اس حکم کی بجا آوری پر میں لگ جاتا ہوں جو خلیفہ وقت نے حکم دیا تھا۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو جس نے بیعت کا عہد کیا ہے نہ صرف یہ سوچ پیدا کرنی ہوگی بلکہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینا ہوگا۔ اپنے نمونے نئے آنے والوں کے لئے بھی اور اپنی اولادوں کے لئے بھی قائم کرنے ہوں گے۔ نوجوانوں کو بھی اپنے نمونے بڑوں کو دکھانے کی ضرورت ہے یعنی بڑے اپنے نمونے قائم کریں جوان کے بچے اور نوجوان دیکھیں اور سیکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ معیار اوپر سے لے کر نیچے تک ہر عہدے دار کو قائم کرنا ہوگا۔ یہاں بعض ذہنوں میں کبھی کبھی یہ سوال اٹھتا ہے اگر یہ سوال جو مجھ تک پہنچے ہیں، صحیح ہیں کہ کامل اطاعت شاید نقصان دہ ہے۔ اور یہ سوچ ایسے لوگوں کی شاید اس لئے ہے جو کامل اطاعت کو نقصان دہ سمجھتے ہیں کہ یہاں جرمنی میں ہٹلر نے اپنا ہر حکم منوایا اور ڈکٹیٹر بن کر رہا اس لئے دوسری جنگ عظیم میں جرمنی کی شکست ہوئی۔ میں یہاں ہر احمدی اور ہر نئے آنے والے اور ہر نوجوان پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ امامت اور خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں بڑا فرق ہے۔ خلافت زمانے کے امام کو ماننے کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے اور ہر ماننے والا یہ عہد کرتا ہے کہ ہم خلافت کے نظام کو جاری رکھیں گے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان